Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ ربوہ تحریک جدید

ایڈیٹر
نسیم سیفی

رجب ۱۳۹۰ ہجری قمری
تبوک ۱۳۴۹ ہجری شمسی
ستمبر ۱۹۷۰ عیسوی

Hazrat Khalifatul Masih III in the Gambia. He is talking to a learned Muslim who is very appreciative of the activities of the Ahmadiyya Jamaat.

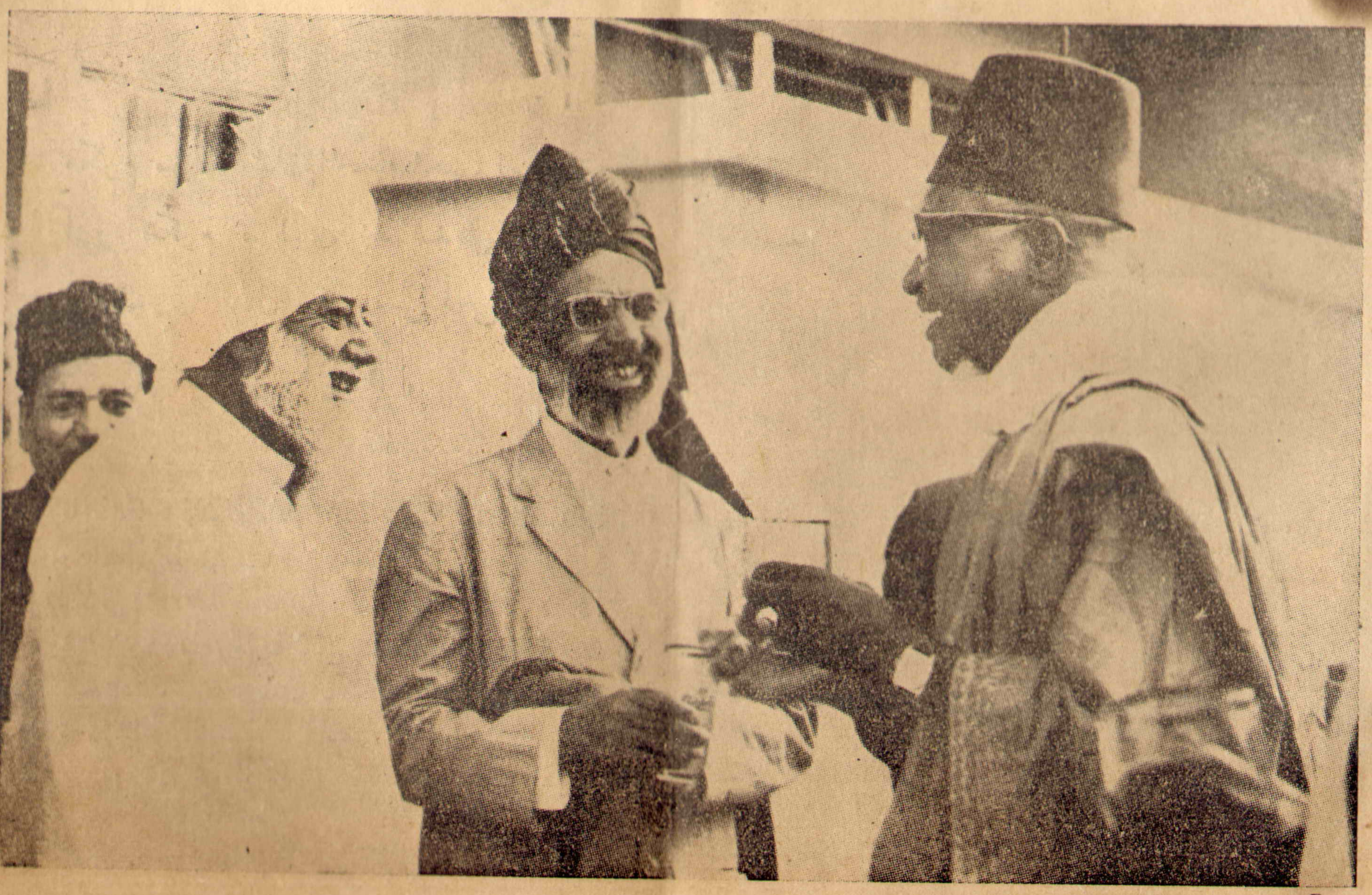

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ دورہ میں گمبیا میں ایک مسلمان عالم سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ یہ دوست احمدیہ جماعت کی مساعی کے مداح ہیں

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء قطار اندر قطار کھڑے ھیں -
حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مولانا ابوالعطاء صاحب سے گفتگو فرما رھے ھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Students of the Fazl-i-Omar Talimul Quran class (and other invitees) are seen here standing in rows. In the foreground Huzur is chatting with Maulana Abul Ata.

★ ★ ★

مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی
اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب
امرتسری حال ھی میں فجی تشریف
لے گئے ھیں

Maulana Ghulam Ahmad Sahib Baddo Malhvi and Maulana Mohammad Siddique Sahib Amritsari left for Fiji Islands on10-7-70. Maulana Ghulam Ahmad is seen in the door of the railway train. Behind him is Maulvi Mohammad Siddique.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

تبوک ۱۳۴۹ھش

(ستمبر ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ۲ روپے ۔ فی پرچہ ۲۰ پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

ترتیب

• بہ سلامت روی و باز آئی	(اداریہ)	ص ۲
• اسلام کا محبت، اخوت اور مساوات کا پیغام	(خطبہ جمعہ)	ص ۳
• محسوسات	(نظم)	ص ۲۰
• مشعلِ راہ		ص ۲۱
• کاروانِ اسلام		ص ۲۶
• تبصرہ		ص ۲۸
• اشتہارات		ص ۳۰

پبلشر :- عبداللطیف خان

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پانچ تاریخ

کتابت :- حمید الدین

آپ کا چندہ کب ختم ہوتا ہے؟ یہ بات آپ کے رسالہ کے ریپر پہ درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو جلد ادا فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۶ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۹

تبوک ۱۳۴۹ہش

(ستمبر ۱۹۷۰ء)

اداریہ

یہ سلامت روی و باز آئی

۲۹۔ظہور ۱۳۴۹ہش بمطابق ۲۹۔اگست ۱۹۷۰ء تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کے احاطہ میں عصر کی نماز کے بعد ایک استقبالیہ/الوداعی تقریب کا انتظام کیا گیا۔عنقریب باہر جانیوالے مبلّغین (جن میں سے بعض ماہنامہ تحریک جدید کے اِس شمارہ کی طباعت و اشاعت تک ممالکِ بیرون میں جا بھی چکے ہوں گے) اور باہر سے واپس آنیوالے مبلّغین اور ایک ڈاکٹر صاحب جو ایک بیرونی ملک میں احمدیہ کلینک کے انچارج ہوں گے کے اعزاز میں یہ پارٹی ترتیب دی گئی تھی۔

قریشی کمال یوسف صاحب سکینڈے نیویا تشریف لے جا رہے ہیں آپ نے ایک عرصہ تک پہلے بھی وہاں فریضہ تبلیغ سرانجام دیا ہے۔جب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈنمارک کی مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمایا تھا تو مکرم قریشی صاحب ہی اُس وقت سکینڈے نیویا میں مبلّغ انچارج تھے۔مولوی نصیر احمد خاں صاحب غانا تشریف لے جا رہے ہیں۔آپ نے اِس سے قبل لبنان، غانا اور سیرالیون میں خلافتِ حقّہ کی نمائندگی میں اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔چوہدری ناصر احمد صاحب بھی غانا ہی تشریف لے جا رہے ہیں۔آپ حال ہی میں سیرالیون میں تبلیغی فرائض سرانجام دیکر واپس پاکستان تشریف لائے تھے۔مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد کا تقرر انگلستان کے لئے ہوا ہے آپ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں نہایت اہم خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔آپ خالد اور تشحیذ کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں اور جب سے آپ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر تحریکِ جدید میں آئے ہیں آپ نے ماہنامہ تحریکِ جدید کی ادارت میں بھی ایسی خدمات سرانجام دی ہیں جنہیں ہم دیر تک یاد رکھیں گے۔

واپس آنیوالے مبلّغین میں مکرم ملک غلام نبی صاحب اور میر غلام احمد صاحب نسیم شامل تھے۔مکرم ملک صاحب نے

(باقی صـ۲۹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری قسط

خطبہ جمعہ

۱۲ احسان ۱۳۴۹ ہش

اِسلام کا محبّت، اخوّت اور مساوات کا پیغام

اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت افریقی ممالک میں مزید ہیلتھ سنٹرز اور سکولوں کے اجراء کی سکیم

مَیں نے جمعہ کے خطبہ میں انہیں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ ہم یہ رقم خرچ کریں اور ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے جتنے ڈاکٹر اور ٹیچر چاہئیں وہاں مہیّا کریں مَیں نے دوستوں سے کہا کہ مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ یہ رقم آئیگی یا نہیں۔ یا آئے گی تو کیسے آئے گی۔ یہ مجھے یقین ہے کہ ضرور آئے گی۔ اور نہ یہ خوف ہے کہ کام کرنے کے لئے آدمی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ ضرور ملیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ کام کرو۔ خدا کہتا ہے تو یہ اس کا کام ہے لیکن جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی فکر کرنی چاہئیے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور قربانی دے دینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ کرلے۔ لاکھوں لاکھ قربانیاں حضرت آدمؑ کے زمانے سے اِس وقت تک روکی گئیں جن کا ذکر مختلف احادیثِ نبویؐ میں موجود ہے۔ پس مجھے یہ فکر ہے اور تمہیں بھی یہ فکر کرنی چاہئیے اِس لئے دعائیں کرو اور کرتے رہو کہ اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے حضور یہ حقیر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تُو اپنے فضل اور رحم سے اِن قربانیوں کو قبول فرما اور تُو ہمیں اپنی رضا کی جنّت میں داخل فرما سعی مشکور ہو ہماری۔ وہ سعی نہ ہو جو ہمارے مُنہ پر ماردی جائے اللہ تعالیٰ کا دیا ہُوا مال ہم اسی کے حضور پیش کرتے ہیں اس کا احسان ہے کہ وہ ہماری طرف سے قبول کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور آپؑ کا فرمودہ درّثمین میں مندرجہ آئین میں یہ چھوٹا سا مصرعہ بڑا ہی پیارا ہے ؎

گھر سے تو کچھ نہ لائے

پس یہ ایک حقیقت ہے کسی بات پر ناز کیا؟ اور قربانی کیا؟ اور ایثار کیسا؟ اور رقم پیش کیا کرنی ہے ہو یہ تو اس کا احسان ہے کہ وہ کہتا ہے اے میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندے مَیں نے جو تمہیں مال دیا تھا وہ تُو اب میرے
سامنے اخلاص اور پیار سے اور میری محبت میں میرے
حضور پیش کر رہا ہے مَیں اس کو اس طرح قبول کر لیتا
ہوں جس طرح واقعی تیرا ہے۔ یہ تو اس کا احسان ہے۔
وہاں افریقہ میں بچوں نے ایک نظم پڑھی تھی پُوری تو مجھے
یاد نہیں عربی میں ہے اور بہت ہی اچھی ہے۔ بچوں کے
نرم نرم ہونٹوں سے بڑی پیاری لگتی تھی ؎

یا ابن اٰدم المال ۔ مالی والجنۃ جنّتی وانتم عبادی

یا عبادی اشتروا جنّتی بمالی

یعنی اے آدم کے بیٹو مال بھی میرا ہے اور جنّت بھی میری
ہے اور تم بھی میرے بندے ہو۔ اے میرے بندو! مَیں
تم پر یہ احسان کرتا ہوں کہ جو میری جنّت ہے وہ میرے
اس مال سے خرید لو جو مَیں نے تمہیں دیا ہے۔ بچوں کے
نرم نرم ہونٹوں سے نکلی ہوئی یہ نظم بہت ہی پیاری لگتی
تھی۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے جس سے کوئی ہوش مند
انسان انکار نہیں کر سکتا کہ مال بھی اللہ کا اور جنّت
بھی اللہ کی اور بندہ بھی اللہ کا۔ اور اللہ تعالیٰ بطور
احسان یہ فرماتا ہے کہ میرے مال سے میری جنّت خرید لو۔
پس مَیں نے اپنے بھائیوں سے یہ کہا کہ مجھے یہ فکر نہیں
کہ مال کیسے آئے گا مال تو انشاء اللہ ضرور آئے گا کیونکہ
خدا کہتا ہے خرچ کرو۔ اب ایک شخص کو خدا کہے کہ خرچ
کرو اور جیبیں اس کی رکھے خالی پھر تو وہ ہندوؤں
کا خدا ہو گا یا عیسائیوں کا خدا ہو گا یا ان مسلمانوں کا
خدا ہو گا جو یہ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان کو سچی خواب بھی
نہیں آ سکتی۔ ہمارا وہ خدا نہیں ہمارا خدا تو قادر و
توانا خدا ہے۔ وہی اللہ جو ہمارے محبوب محمد صلعم پر
اپنی تمام طاقتوں اور صفات کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔
وہ ہم سے بولتا بھی ہے اور ہم دن رات اس کی قوّت
اور طاقت کے معجزانہ سلوک اپنے ساتھ دیکھتے بھی ہیں
فکر یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سعی کو سعیٔ مشکور
بنا دے یہ نہ ہو کہ خدانخواستہ کہیں ہماری کسی غلطی یا
غفلت یا گناہ یا بُرائی یا کسی وقت کے تکبّر کے نتیجہ میں
وہ دھتکار دی جائے۔ امام رفیق صاحب نے مجھے کہا
وقت تھوڑا ہے اور آپ نے اتنی بڑی رقم جماعت
کے ذمّہ لگا دی ہے جو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی ٹوٹل رقم
سے دُگنی سے بھی زیادہ ہے اور جسے انہوں نے تین
سال کی کوششوں کے بعد اکٹھا کیا ہے۔ چنانچہ اس
سلسلہ میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بڑے
دَورے کئے۔ ہمارے شیخ مبارک احمد صاحب بھی مہینہ
ڈیڑھ مہینہ وہاں رہ کر آئے اور دَورے کئے تب
جا کر تین سال میں ۲۱ ہزار پونڈ جمع ہوئے اور مَیں نے
دو گھنٹے میں جو خطاب کیا تھا ان دو گھنٹوں کے اندر
اسی وقت ۲۷ - ۲۸ ہزار پونڈ کے وعدے اور نقد
رقم جمع ہو گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا میری طرف
سے نہیں تھا لیکن اس کُرسی اور مقام کی اللہ تعالیٰ غیرت
رکھتا ہے جس مقام پر اس نے مجھے بٹھا دیا ہے۔ امام
صاحب مجھے کہتے تھے کہ یہ رقم جمع نہیں ہونی آپ مجھے
مُہلت دیں مَیں دَورے کروں گا اور میرا دس ہزار پونڈ
کی رقم جمع کروں گا مَیں یہ سُنکر ہنس پڑا۔ مَیں نے انہیں کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مَیں ایک دن کی بھی مُہلت نہیں دوں گا اور رقم جمع ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ مجھے کہے اور مَیں وہ بات آپ تک پہنچاؤں اور وہ کام نہ ہو یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ جس دن مَیں وہاں سے چلا ہوں اس دن اُن رقوم کو نکال کر جن کی اطلاع ہمیں مل چکی تھی کہ وہ مختلف شہروں سے چل پڑی ہیں دس ہزار چار سو پچاس کے لگ بھگ نقد اس مَد میں جمع ہو چکے تھے اور اگر ان رقوم کو بھی ملایا جائے جن کی اطلاع ہمیں مل چکی تھی تو پھر گیارہ ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ کی رقم عملاً جمع ہو چکی تھی اور میرا اندازہ ہے کہ ایک مہینے کے اندر وہ پندرہ ہزار سے اُوپر نکل جائیں گے اور اُدھر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں ۲۱ ہزار ٹوٹل اور وہ بھی تین سال کی بڑی کوششوں کے بعد اور اِدھر چالیس ہزار اُس وقت تک ہو گیا تھا۔ مَیں نے کہا تھا کہ پچاس ہزار تک پہنچ جاؤ مَیں بڑا خوش ہوں گا۔ ممکن ہے پچاس ہزار سے بھی اُوپر نکل جائیں۔ مَیں نے انہیں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کام کرو اور مَیں اس کے مطابق کام کروں گا۔ اب جماعت کو مَیں نے یہ نہیں کرنے دینا کہ وہ (افریقہ والے تو) کہیں کہ کام تیار ہے پیسے بھیجو اور مَیں کہوں کہ ہُوں تو مَیں بڑا امیر لیکن میری دولت کا انحصار صرف وعدوں پر ہے میرے پاس وعدوں کے گٹھڑ جمع ہیں اور جب وہ پُورے ہو جائیں گے تو مَیں تمہیں بھجوا دوں گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کام تو بہرحال ہونا ہے اور تم سے لینا ہے۔ مثلاً انگلستان میں ہمارے بعض ڈاکٹر ہیں وہیں پریکٹس کر رہے ہیں ان سے مَیں نے کہا دیکھو مجھے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے تم اخلاص سے اور محبّت سے اور ہمدردی سے میری آواز پر لبّیک کہو۔ ڈاکٹر تو ویسے انشاء اللہ مجھے ضرور ملنے ہیں لیکن تم رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرو اگر خود نہیں کرو گے تو مَیں تمہیں حکم دوں گا اور میرا حکم تمہیں بہرحال ماننا پڑے گا کیونکہ حکم عدولی تو وہی کریگا جو احمدیت کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو گا اور جو احمدیت سے نکل جائے گا اس کی نہ مجھے ضرورت ہے نہ میرے اللہ کو ضرورت ہے۔ چنانچہ انہیں بڑی خوشی ہوئی اور انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ امام رفیق کے پاس بنک کا مینیجر آیا ہُوا تھا اسی اکاؤنٹ کے کھولنے کے سلسلہ میں۔ بعض فارم پُر کروانے ہوتے ہیں وہ مجھ سے بھی ملنے آیا تو مَیں نے اسے یہ واقعہ سُنایا تو وہ بڑا خوش ہُوا اور خوب ہنسا کہنے لگا یہ خوب ہے یا رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرو یا پھر مَیں تمہیں حکم دونگا جو تمہیں بہرحال ماننا پڑے گا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ کیا اُن میں سے کسی نے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کی ہیں مَیں نے کہا ہاں جنہوں نے رضاکارانہ طور پر پیش کی ہیں انہیں ثواب بہرحال زیادہ ملے گا۔ اِس وقت حالت یہ ہے کہ اگر ہم ۳۰ میڈیکل سنٹر کھول دیں تو اس کا وہاں اتنا اچھا اثر پیدا ہو گا کہ ہم ایک ایک ملک میں ہر سال ایک ایک نیا ہائی سکول کھولتے چلے جائیں گے۔ اِس دَورہ سے جماعت کو اور مجھے جو سب سے بڑا فائدہ ہُوا ہے وہ یہ ہے کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے وہاں کے سارے حالات دیکھے اور اب مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیٰ وجہ البصیرت کوئی کام کرسکتا ہوں۔ پہلے تو مَیں رپورٹوں پر فیصلے کیا کرتا تھا اب مَیں ہر آدمی کو جانتا ہوں۔

ویسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا یہ حال ہے کہ پچھلی جماعتی الیکشن پر ہمارے غانا کے پریذیڈنٹ صاحب کے دماغ میں یہ کیڑا پیدا ہوا اور انہوں نے یہ کہا کہ اگر مجھے دوبارہ منتخب نہ کیا گیا تو مَیں فساد پیدا کرونگا مجھے یہ اطلاع ملی تو مَیں نے ان کو تار دی کہ تم انتخاب نہ کرواؤ مَیں خود انتظام کروں گا۔ یہ دو مہینے پہلے کی بات تھی اب جب مَیں وہاں گیا تو ایک مجلسِ عاملہ اور دوسرے کرتا دھرتا افریقن بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے باتوں باتوں میں ان کی طرف دیکھ کر یہ فقرہ کہا کہ مَیں نے ex - President (یعنی سابق پریذیڈنٹ) کے لئے ایک تحفہ رکھا ہوا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ان کے کان میں یہ بات پڑ جائے اور وہ ذہنی طور پر تیار ہو جائیں۔ سب نے یہ سُنا اور سمجھ گئے۔ پھر مَیں نے ایک دن مجلسِ عاملہ کی میٹنگ بُلا کر کہا کہ دیکھو دُنیا کی کوئی قوم اور کوئی جماعت ترقی نہیں کیا کرتی جب تک وہ اپنے سابق عہدیداروں کی عزّت اور تعظیم نہ کرے۔ مثلاً اگر ایک ملک ایسا ہو کہ وہ سیاسی طور پر سابق پریذیڈنٹ کو کتّا کہنے لگ جائے تو جب چار پانچ کتّے بن جائیں یعنی جب بھی وہ پریذیڈنسی سے ہٹیں گے وہ کتّے کہلائیں گے۔ اور جب وہ ہٹ جائیں گے تو غیر ممالک والے یہی سمجھیں گے کہ کتّوں کی قوم ہے کتّوں کو پریذیڈنٹ بناتی ہے۔ پس دُنیا میں ترقی کرنے اور دُنیا کے وقار اور عزّت کو حاصل کرنیوالی قوم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو اہل ہو اسکو عہدیدار بنائیں اور جب یہ عہدیدار بدلے تو اس کی اسی طرح عزّت و تکریم کریں جس طرح اس کی عہدیدار ہونے کی حیثیت میں کرتے تھے۔ کسی عربی شاعر نے کہا کہ ہم سرداروں کی قوم ہیں اور میرے پیچھے سرداروں کا ایک Queue (کیو) لگا ہوا ہے۔ جب ہماری قوم کا ایک سردار اِس دُنیا سے چلا جاتا ہے تو پچھلا ایک قدم آگے بڑھ کر اس کی جگہ لے لیتا ہے اور وہ سردار بن جاتا ہے کیونکہ وہ سرداروں کی قوم ہے۔ جماعتِ احمدیہ بھی سرداروں کی قوم ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو سرداری کے لئے اور قیادت کے لئے دنیا میں پیدا کیا ہے نظامِ احمدیت میں ہر ایکس (یعنی سابق) اچھا ہے۔ اگر اچھا نہیں تو تم جنہیں خدا نے کہا تھا کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو تم نے کیوں نہ ایسا کیا۔ اور اگر یہ امانت اہل کے سپرد کی تو پھر اس کی عزّت اور تعظیم ضروری ہے۔ اِس طرح جب مَیں ان کو سمجھا چکا تو پھر مَیں نے انہیں کہا کہ دو ماہ پہلے تمہارا انتخاب ہونا تھا مگر نہیں ہوا کیونکہ مَیں نے منع کر دیا تھا۔ قانونی طور پر اِس وقت جو عہدیدار ہیں وہ میرے ہی مقرر کردہ ہیں کیونکہ الیکشن تو نہیں ہوا اور اب مَیں ان کو بدلنا چاہتا ہوں اور مَیں مشورہ کے بعد سارے بدل دونگا اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مَیں نے کہا یہ تمہارے سابق پریذیڈنٹ ہیں ان کی عزّت کرنی ہے پھر جس طرح بچّوں کو پیار کرتے ہیں اسی طرح ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار دیا ایک تحفہ بھی دیا اور اِس طرح ان کو خوشی خوشی علیحدہ کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو انکے خلاف ایک مقدمہ چل رہا تھا انہوں نے یہ نالائقی کی کہ مجھ سے دعا بھی نہیں کروائی شاید اللہ تعالیٰ انہیں کوئی دوسرا نشان دکھا دیتا۔ مَیں اس ملک سے دوسرے ملک چلا گیا اور ابھی پانچ دن نہیں گزرے تھے کہ مجھے اطلاع آئی کہ ان کو ایک سال کی قید ہو گئی ہے اور وہ جیل میں چلے گئے ہیں۔ مَیں بہت خوش ہوا مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس مقدمے کے فیصلے سے پانچ دن پہلے مجھ سے فیصلہ کروایا اور اس فیصلے کو روکے رکھا کہ دُنیا یہ نہ کہے کہ جماعتِ احمدیہ کا پریذیڈنٹ قید میں گیا ہے۔ اب وہ پریذیڈنٹ نہیں پریذیڈنٹ کے عہدے سے ہٹ گیا ہوا ہے اور وہاں کی جماعت نے اس کو محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ظاہر ہوئی ہے اور بڑے خوش ہوئے کہ دیکھو حضرت صاحب نے فیصلہ کیا اور پانچ دن کے بعد وہ فیصلہ ہو گیا جو جماعت کی بدنامی کا باعث بن سکتا تھا۔

پس یہ چھوٹی چیزیں اور بڑی چیزیں سب اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور مَیں نے وہاں اللہ تعالیٰ کے اتنے فضلوں کو دیکھا ہے کہ

"نہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے"

اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر کے مطابق

"ہوئیں اس کے فضلوں کا منادی"

کیونکہ مَیں نے اپنی زندگی میں کوئی گھڑی ایسی نہیں پائی جس میں اللہ تعالیٰ کا فضل نازل نہ ہوا ہو۔ اور کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں انسان پر یہ ذمہ داری نہ آتی ہو کہ وہ اس کے فضلوں کا منادی بنے۔ اتنے فضل ہیں اتنے فضل ہیں کہ شمار نہیں کیے جا سکتے۔ آپ یہ سوچیں کہ سات ہزار میل کے فاصلے پر مغربی افریقہ کے ممالک ہیں۔ جب انہوں نے محبت اور خوشی کے اظہار کیے تو مَیں نے بڑی استغفار کی۔ بڑی دعا کی ان لوگوں کے لئے۔ بڑا فکر اور غور کیا پھر مجھے مسئلہ سمجھ میں آ گیا۔ وہاں پہنچنے کے چند دن بعد ایک دن کھڑا ہوا اور مَیں نے ان سے کہا کہ آپ بے حد خوش نظر آتے ہیں اور آپ خوشی کے مستحق ہیں اِس لئے آپ کو خوش ہونا چاہیئے آپ اِس لئے خوش ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کی قریباً اسّی سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے اور آپ لوگوں کی زندگیوں میں بھی یہ پہلا موقع ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ محبوب مہدی جو امّتِ محمدیہ میں واحد و یکتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوثر عطا ہونے کا وعدہ دیا گیا کہ بے شمار فدائی تجھے دیئے جائیں گے۔ اس وعدہ کے پُورا ہونے پر اس امّتِ مسلمہ میں سے جو اتنی بڑی ہے کہ اس کا شمار نہیں صرف ایک کو چُنا اور اس کے متعلق فرمایا انّ لمھدینا اپنا مہدی کہا اور صرف ایک کے متعلق فرمایا کہ جب بھی وہ آئے تو جو بھی امّتِ محمدیہ کے افراد اس زمانہ میں ہوں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ میری طرف سے اسے سلام پہنچائیں۔ بڑی قدردانی اور پیار کا اظہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ یہ اتنی قدردانی ہے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ محبوب اور وہ وجود جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا تھا آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس محبوب کا ایک خلیفہ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ توفیق عطا کی ہے کہ تم اسے دیکھو تم اس سے باتیں کرو اور تم اس کی باتیں سنو۔ تم اس کے وجود اور اس کے کلمات سے برکت حاصل کرو۔ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ آج کا دن تمہارے خوش ہونے کا دن ہے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ تم بھی خوش اور مَیں بھی خوش۔ تم تو اِس لئے خوش ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب روحانی فرزند کا ایک خلیفہ تم میں موجود ہے اور مَیں اِس لئے خوش ہوں کہ آج سے اسّی سال قبل ایک یکّا و تنہا آواز ایک unknown (اَن نون) یعنی غیر معروف گاؤں سے اُٹھی تھی جس کا مقصد اللہ کے حکم اللہ کی توحید کو قائم کرنا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دُنیا پر ظاہر کرنا تھا لیکن تھی وہ اکیلی آواز۔ مگر دُنیا نے اُسے نہیں پہچانا اور ساری دنیا اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے اکٹھی ہو گئی مگر ساری دُنیا کی ساری طاقتیں اس آواز کو خاموش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ تمہارے مُنہ سے جو درود نکل رہا ہے۔ تمہارے چہروں پر جو محبت کی بشاشت ہے تم میں سے ہر ایک فرد دلیل ہے اس بات کی کہ وہ اکیلی آواز ایک سچّے اور صادق کی آواز تھی جھوٹے کی آواز نہیں تھی۔ اور جب مَیں یہ دیکھتا ہوں تو مَیں بھی بڑا خوش ہوں۔ تم اپنی جگہ پر خوش ہو کہ تم نے مجھے دیکھا اور مَیں اپنی جگہ پر خوش کہ مَیں نے تمہیں دیکھا۔ سات ہزار میل دُور نہ کبھی تم وہاں گئے نہ دیکھا مگر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے تمہارے دلوں کو بدل دیا اور تمہارے دلوں میں اس محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پیدا کر دیا۔ وہ آواز جس کو خاموش کرنے کے لئے ساری دُنیا کی طاقتیں مسلمان بھی عیسائی بھی، ہندو بھی، یہودی بھی اور بدھ بھی۔ غرض ساری طاقتیں اکٹھی ہو گئی تھیں اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ اس آواز کو خاموش کر دیں گے مگر خدا نے کہا کہ یہ دُنیا تو کیا اس قسم کی ہزاروں دُنیا اور ہزاروں دُنیا کی سب طاقتیں آجائیں تب بھی یہ آواز خاموش نہیں کی جا سکے گی کیونکہ یہ میری آواز ہے یہ اُس بندے کی آواز نہیں۔ اور تم دلیل ہو اِس بات کی کہ وہ سچّا تھا ورنہ یہاں نہ وہ جماعتیں پیدا ہو سکتیں جو ہو گئیں نہ ہی ان دلوں میں وہ محبت پیدا ہو سکتی جو پیدا ہوئی نہ مَیں اس پیار کو دیکھ سکتا جو تمہارے چہروں پر مجھے نظر آرہا ہے۔ پس وہ بھی خوش تھے اور مَیں بھی خوش تھا۔ آپ بھی خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا مَیں نے شروع میں یہ فقرہ کہا تھا کہ مَیں ان کے لئے محبت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری اور اسلامی مساوات کا پیغام لے کر گیا تھا اور آپ کے پاس جب آیا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی منادی کی حیثیت سے واپس آیا ہوں اتنے فضل اتنے فضل کہ آپ ان کا اندازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی نہیں لگا سکتے۔

گرمی بھی بڑی ہے مجھے بھی لگ رہی ہے آپ کو بھی لگ رہی ہے۔ اور شاید آپ میں سے چند میرے ساتھی ہوں گے جیسا کہ میری عادت ہے کہ مَیں جمعہ کی نماز سے پہلے کھانا نہیں کھایا کرتا اِس لئے مَیں بغیر کھانا کھائے آیا ہوں پس بھوکا بھی ہوں اور گرمی کا بیمار بھی ہوں لیکن کہنے کو جتنا میرا دل کرتا ہے کہوں گا۔ پانچ دس منٹ اَور بولوں گا، انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل ہر رنگ میں ظاہر ہوئے ایک اَور مثال دیتا ہوں۔ ہم سیرالیون میں اُترے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کا یہ جلوہ نظر آیا کہ جماعت کے علم کے بغیر ریڈیو والوں نے یہ انتظام کیا ہُوا تھا کہ لاج تک پہنچنے تک آنکھوں دیکھا حال براڈ کاسٹ کریں گے (ہمیں لاج تک جہاں ہم نے رہائش رکھنی تھی پہنچنے میں ڈیڑھ گھنٹہ لگا) اس وقت ریڈیو پر رننگ کمنٹری جسے آنکھوں دیکھا حال کہتے ہیں شروع ہوئی اور وہ لگاتار ڈیڑھ گھنٹے تک یہ آنکھوں دیکھا حال براڈ کاسٹ کرتا رہا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہر آدمی نے یہ پروگرام سُنا۔ سارے لوگ پہچاننے لگ گئے تھے مگر اب وہ عزّت اور عظمت کے جلوے کے ساتھ پہچانتے تھے۔ فوجی افسر جب گزرتے تھے تو وہ باقاعدہ سلوٹ کرتے تھے مَیں نے سوچا کہ اِس میں میری ذاتی کیا عزّت ہے اور نہ مجھے اس کی خواہش اور نہ ضرورت میجر جنرل یا کمانڈر انچیف مجھے سلام کرے تو اس میں میری ذاتی طور پر کیا عزّت یہ تو اُس خدا کی عزّت کا اظہار ہے جس نے اس اکیلے (مہدی معہود علیہ السلام) کو کہا تھا مَیں تیرے ساتھ ہوں تُو دُنیا کی پرواہ نہ کر اور پھر اپنے عمل سے ثابت کیا کہ وہ واقعی مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ تھا۔ دُنیا کی قطعاً پرواہ نہیں کی۔ بے خوف ہو کر بولے بھی تقریریں بھی کیں۔ باتیں بھی کیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ ان عزّتوں کو قبول کیا ورنہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزّتیں چاہئیں دُنیا کی عزّتیں ہیں کیا چیز۔ ایک عارف انسان کی نظر میں دُنیا کی عزّتوں کی تو ایک ذرّہ کے برابر بھی حیثیت نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی شان کا مظاہرہ تھا اس کی قدرت اور پیار کے جلوے نظر کے سامنے تھے۔ عیسائی ہمیں دیکھ کر ناچ رہے ہیں۔ مسلمان جو ہیں (مَیں نام نہیں لوں گا) انکی اَور ہی کیفیت تھی۔ وہ اپنی مُشکلات بیان کر کے دعا کی درخواست کرتے وقت اچھے خاصے پڑھے لکھے ہونے کے باوجود زار و قطار رو بھی رہے ہیں اور ساتھ ہی اپنی درخواست بھی پیش کر رہے ہیں یہ بھی نظارے ہم نے دیکھے بہنوں کے لئے دعائیں کیں اور بعض وہیں پوری بھی ہو گئیں۔ وہاں ایک بہن ملیں اِس وقت مجھے یاد نہیں آ رہا غالباً تو مَیں نہیں منصورہ بیگم سے جب ملاقات کے لئے آئی تھی چمپٹی رہتی تھی۔ اس کا قصّہ یہ تھا کہ پورے ۳۹ سال انکی شادی کو ہو گئے تھے اور کوئی بچّہ نہیں تھا (اِس وقت صحیح یاد نہیں منصورہ بیگم کہتی ہیں کوئی بچّہ نہیں تھا میرا خیال ہے کہ کوئی لڑکا نہیں تھا) بہرحال جو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا ۳۹ سال ہو گئے تھے شادی ہوئے مگر لڑکا کوئی نہ تھا یا اس کے بچّہ ہی کوئی نہ تھا۔ اور پھر اس نے خلافتِ ثالثہ کے شروع زمانہ میں (پہلے وہ سُستی کرتی تھی ورنہ یہ نعمت شاید اُسے بہت پہلے مل جاتی) لکھنا شروع کیا اور شادی کے ۴۰ سال بعد اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا کیا چنانچہ وہ کوئی تین سال کے قریب کا بچّہ تھا وہ اسے لے کر آتی تھی اور مزید دعا کے لئے کہتی تھی۔ شادی کے ۴۰ سال کے بعد جبکہ اس کی عمر ۵۰۔۶۰ سال کے قریب تھی بچّہ پیدا ہوا۔ اگر پندرہ سال کی عمر میں بیاہی گئی ہو تب بھی اس کی عمر ۵۵ سال کی ہو گی اور اگر ۱۲ سال میں بیاہی گئی ہو تو ۵۲ سال کی عمر کی ہو گی۔ پورے ۴۰ سال کی محرومی کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے اولاد عطا فرمائی۔ اِس قسم کے مُعجزے پہلوں نے بھی دیکھے اور اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اپنی بے حد شان دکھا رہا ہے مسلمان ممالک میں بھی عیسائیت قابض ہے کیونکہ مسلمان پڑھے لکھے نہیں۔ نوّے فیصد عیسائی کام کرنیوالے ہیں اور عیسائیت کے خلاف میرے تعرّے لیکن تعاون کا یہ حال کہ صُبح سات بجے کی خبروں میں (یہاں بھی قریباً سات بجے صُبح خبریں آتی ہیں) اس میں رات کے دس بجے اور صُبح سات بجے کی خبر کے درمیان جو میرا پروگرام تھا اس کے متعلق خبر پھر سات کے بعد ایک بجے کے درمیان کے جو پروگرام تھے ان کی خبر پھر ایک بجے اور پانچ بجے کے درمیان جو واقعات ہوئے پانچ بجے کی خبروں میں ان کے متعلق خبر اور پھر پانچ اور رات کے نو بجے کے درمیان واقعات ہوئے رات کے نو بجے کی خبروں میں ان کے متعلق خبر نشر ہوتی تھی۔ یوں کہنا چاہیئے کہ ایک نمائندہ قریباً ۲۴ گھنٹے ساتھ لگا رہتا تھا۔ پھر آپس میں جو باتیں کر رہے ہیں ان کے ریکارڈ کرنے کے لئے مائیک سامنے آجاتا تھا۔ لوکیں جو فری ٹاؤن سے ۷۰ میل ہے ریڈیو کی ایک نمائندہ ہر وقت باہر بیٹھی رہتی تھی جوں ہی میں باہر نکلا اس نے ٹیپ ریکارڈ آن کیا اور پاس آگئی اور پھر وہ نیوز بلیٹن سے پہلے خبریں بھجواتی تھی۔ ایک دو فقرے نہیں بلکہ بعض دفعہ تو پندرہ منٹ کی خبروں میں پانچ پانچ منٹ تک ہمارے متعلق خبریں ہوتی تھیں کہ فلاں جگہ گئے یہ ہوا فلاں سے باتیں کیں مسجد کا بنیادی پتھر رکھا یا لڑکوں کو مخاطب کیا اور اس میں یہ یہ ان کو کہا۔

علاوہ اس امید کے پیغام کے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں میں ان کو مایوسی کے دُور کرنیوالا پیغام بھی دیا کرتا تھا۔ کیونکہ بڑا ظلم ہوا ہے ان پر ایک طبقہ میں مایوسی بھی پائی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی توفیق دی کہ میں ان کی مایوسیوں کو دُور کروں اور امیدوں کو اُبھاروں تا کہ آئندہ نسلیں مسرّت کی زندگی گزار سکیں۔ ہماری دعا ہے کہ وہ دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے بہتر زندگی گزار سکیں جس نمائندہ عورت کا میں ذکر کر رہا ہوں اس نے دیکھا کہ میں نے سکول میں ایک لڑکے کو پنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیب سے دو پونڈ نکال کر دیئے علاوہ اس انعام کے جو اسے سکول کی طرف سے ملنے والا تھا۔ بعد میں وہ ہمارے پرنسپل سے کہنے لگی کہ یہ بچہ ہے اس نے یہ پاؤنڈ خرچ کر دینے ہیں اور یہ بڑا ظلم ہوگا اسلئے تم اسے کہو کہ ایک پونڈ میرے پاس بیچ دے کیونکہ مَیں اسے خرید کر تبرّک کے طور پر اپنے پاس رکھنا چاہتی ہوں۔ پرنسپل نے مجھے بتایا مَیں نے کہا اس بچّے کو محروم نہ کریں مَیں اسے ایک پونڈ دے دیتا ہوں چنانچہ مَیں نے دستخط کر کے ایک پونڈ اسے دے دیا۔ پھر اس نے منصورہ بیگم سے کہا کہ ہمارا آدھا خاندان مسلمان ہے اور آدھا عیسائی ہے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا مَیں نے اسے تبلیغ کی اور اسے بتایا کہ عیسائیت یہاں یہ دعویٰ لے کر آئی تھی کہ مسیحیت کے پاس محبت کا پیغام ہے مگر وہ ناکام ہوئی اور عیسائی اقوام نے تم پر ظلم ڈھائے اب ہم آئے ہیں قریباً پچاس سال سے تمہارے ملک میں کام کر رہے ہیں اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو کہ سوائے ہمدردی اور مساوات اور اخوّت کے اَور کوئی جذبہ ہمارے دلوں میں نہیں ہے یہ لو بیعت فارم تم اسے پڑھو اور اللہ کے حضور دعا کرو۔ مَیں نے اسے یہ نہیں کہا کہ ابھی احمدی ہو جاؤ کیونکہ یہ دل کا معاملہ ہے جب تک دل نہیں مانے گا تمہارے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تم دعا کرو اگر احمدیت یعنی اسلام سچّا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اگر تمہارے اُوپر روشنی ظاہر ہو جائے تو مَیں یہ ضرور کہوں گا کہ پھر کسی سے نہ ڈرنا اپنے باپ سے بھی نہ ڈرنا اور سچائی کو قبول کر لینا۔ اس کی طبیعت پر یہ اثر تھا کہ چلتے وقت اس نے منصورہ بیگم سے کم از کم آٹھ دس دفعہ کہا کہ حضرت صاحب سے میرے لئے دعا کی درخواست کرتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صداقت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔ آپ بھی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل جس قوم پر نازل ہوتے ہیں اس پر بڑی بھاری ذمّہ داریاں عائد کرتے چلے جاتے ہیں۔ میری طبیعت پر اثر ہے اور میرے دل میں بڑی شدّت سے یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آئندہ ۲۳-۲۵ سال احمدیت کے لئے بڑے ہی اہم ہیں۔ کل کا اخبار آپ نے دیکھا ہوگا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۵ء میں کہا تھا کہ اگلے بیس سال احمدیت کی پیدائش کے ہیں اِس واسطے چوکس اور بیدار رہو۔ بعض دفعہ غفلتوں کے نتیجہ میں پیدائش کے وقت بچّہ وفات پا جاتا ہے۔ مَیں خوش ہوں اور آپ کو بھی یہ خوشخبری سُناتا ہوں کہ وہ بچّہ ۱۹۶۵ء میں بخیر و عافیت زندہ پیدا ہو گیا جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ میرے دل میں یہ ڈالا گیا ہے کہ وہ بچّہ خیریت کے ساتھ، پوری صحت کے ساتھ اور پوری توانائی کے ساتھ ۱۹۶۵ء میں پیدا ہو چکا ہے اب ۶۵ء سے ایک دوسرا دَور شروع ہو گیا اور یہ دَور خوشیوں کے ساتھ بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کا ہے۔ اگلے ۲۳ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دُنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہونیوالا ہے یا دُنیا ہلاک ہو جائے گی یا اپنے خدا کو پہچان لے گی یہ تو اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے میرا کام دُنیا کو انذار کرنا ہے اور وہ مَیں کرتا چلا آرہا ہوں۔ آپ کا کام انذار کرنا اور میرے ساتھ مل کر دعائیں کرنا ہے تا یہ دُنیا اپنے رب کو پہچان لے اور تباہی سے محفوظ ہو جائے۔

اب جیسا کہ مَیں نے انگلستان میں اپنے دوستوں سے کہا تھا کہ مجھے یہ فکر نہیں ہے پیسہ کہاں سے آئیگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے شروع خلافت میں مجھے یہ بتایا تھا

"تینوں اتنا دیاں گا کہ تُو رَج جاویں گا"

چنانچہ آپ نے دیکھا کہ دو گھنٹے میں ۲۷-۲۸ ہزار پونڈ کے وعدے ہو گئے اور یہ بغیر کوشش کے ہوئے مَیں نے صرف یہ کہا تھا کہ میرے جانے سے پہلے پہلے دس ہزار پونڈ کی رقم اِس مَد میں ضرور ہونی چاہیئے عہدیدار مایوس تھے لیکن مَیں ایک سیکنڈ کیلئے مایوس نہیں ہُوا۔ مجھے پتہ تھا کہ میرے خدا نے کہا ہے کام کرو اگر میرے پاس ایک لاکھ پونڈ ہوتا اور میرا ربّ مجھ سے کہتا کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کر دو تو مَیں اپنا لاکھ پونڈ خرچ کر کے آپ کے پاس آتا کہ میرے پاس جو تھا وہ مَیں نے خرچ کر دیا اور یہ کم سے کم ہے لیکن مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ مَیں اس کا پہلا مخاطب ہوں مجھے کام کر دینا چاہیئے۔ اب جب مجھے اس نے کہا کہ کم سے کم اتنا خرچ کرو تو مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک پیاری جماعت کی انگلی میرے ہاتھ میں دی ہے مَیں اس سے یہ کہوں گا اور وہ یہ کام کریں گے اللہ تعالیٰ جتنی مجھے توفیق دے گا مَیں بھی اس میں حصّہ لوں گا لیکن مَیں آپ کی بات کر رہا ہوں۔

پاکستان کے لئے مَیں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ایک سکیم بنائی ہے لیکن اس سے پہلے مَیں اس کی تمہید بیان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پاکستان میں فارن ایکسچینج کی تنگی رہتی ہے اور ہمیں باہر بھیجنے کے لئے روپیہ نہیں ملتا۔ ہم قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔ کوپن ہیگن کی مسجد کیلئے ہماری بہنوں نے جو چندہ دیا تھا وہ رقم ابھی تک یہاں پڑی ہے اس کا فارن ایکسچینج نہیں ملا۔ پس باوجود اس کے کہ ہمیں اس وقت باہر روپیہ بھجوانے کی اجازت نہیں ملے گی پھر بھی مَیں اپیل کروں گا اور آپ قربانی دیں گے انشاء اللہ۔ اور یہ اِس لئے کہ وہ خدا جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے وہ ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔ جس خدا نے میرے دل میں بڑی شدّت کے ساتھ یہ ڈالا ہے اور فرمایا ہے کہ تُو میرے لئے، میری عظمت کے قیام کے لئے، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ، وہ دے گی۔ ہمیں یہاں قربانیاں دینی پڑیں گی۔ وہ خدا ایسے سامان پیدا کر دے گا روپیہ باہر بھجوانے کے لئے انشاء اللہ سہولتیں پیدا ہو جائیں گی۔ یہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت جو آج فارن ایکسچینج نہیں دے رہی کل کو دینے لگ جائے گی۔ حالات بدل جاتے ہیں، ایک رات میں بدل جاتے ہیں لیکن جس صبح میں یہ دیکھوں کہ حالات بدل گئے اور آج میں رقم باہر بھیج سکتا ہوں وہ صبح ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ میرے پاس رقم موجود نہ ہو (یہ نہیں کہ میں اعلان کروں اور رقموں کی وصولی کا انتظار کروں) میرے پاس خزانے میں رقم موجود ہونی چاہیئے اور جس صبح کو میں یہ پاؤں کہ آج سورج ایسے حالات میں طلوع ہوا ہے کہ ہمارے لئے روپیہ باہر بھجوانے کی سہولت ہے۔ تو قبل اسکے کہ دفاتر بند ہوں روپیہ باہر چلا جائے جیسا کہ میں نے وہاں انگلستان میں کیا کیونکہ اس وقت چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ پھر یہ کہ ہم نے بہت سے کام یہاں کرنے ہیں مثلاً افریقہ کیلئے کتابیں شائع کرنا ہے۔ کتابوں کے سلسلہ میں تو بعض ایسی چیزیں ہیں کہ ان کا میں آپ کے سامنے ذکر نہیں کر سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ غیر مسلم ہوشیار ہو جائیں اور خرابی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ غیر مسلم کا فقرہ میں نے جان کر کہا ہے۔ میں غیر احمدی نہیں کہہ رہا وہ ایسا نہیں کریں گے لیکن وہ چیز جو غیر مسلم کے خلاف بہت سخت جاتی ہے وہ کتابوں کے ذریعہ ہو سکتی ہے اور کتابیں ہم نے یہاں شائع کرنی ہیں اس پر خرچ ہوگا اور دوسرے کام ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ سامان پیدا کرے گا ہم فوراً رقم باہر بھجوا دیں گے۔

پاکستان کے (احبابِ جماعت کے) لئے میں نے یہاں مسجد میں مغرب کے بعد بات کی تھی اُس وقت مجھے ایک بات کے متعلق شبہ تھا اب میں وہ پوری سکیم بیان کر دیتا ہوں الفضل والے ابھی نوٹ کریں اور دیکھا کر کل صبح کے اخبار میں آجائے۔ مجھے پاکستان کے دو سَو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس دیں جس میں سے ہر وعدہ کنندہ دو ہزار روپے فوری طور پر (جس کے معنے ہیں اگلے نومبر تک) ادا کر دے۔ اس کو فوری کہتا ہوں کیونکہ میری آواز ہر ایک کے کانوں تک پہنچنے میں وقت لگے گا۔ پھر تیاری کرنا ہے۔ کسی کے پاس رقم نہیں ہوتی کسی نے روپے وصول کرنے ہوتے ہیں۔ بہرحال فوری سے میری مراد نومبر ہے اور اس طرف بھی بعض دوستوں نے توجہ دلائی تھی کہ زمینداروں کو نومبر میں ادا کرنیکی سہولت ہوگی اِس لئے دو ایک ماہ بڑھا کر فوری کی یہ مُہلت نومبر تک بڑھا دی ہے۔ پس پانچ ہزار میں سے دو ہزار روپے نومبر تک مل جانے چاہئیں اور بقیہ تین ہزار اپنی سہولت کے ساتھ تین سال میں ادا کر دیں۔ لیکن یہ دو ہزار روپیہ نومبر سے پہلے ملنا چاہیئے۔ اِن دو سَو مخلصین کے علاوہ مجھے دو سَو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو دو ہزار فی کس وعدہ کریں اس میں سے ایک ہزار فوری (اسی معنے میں) اور بقیہ ایک ہزار تین سال میں بسہولت ادا کریں۔ اس کے علاوہ مجھے کم از کم ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے (خدا کرے کہ ان کی تعداد دو ہزار سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھ جائے)۔ جو ۵۰۰/- روپے اِس مَد میں دینے کا وعدہ کریں جس میں سے ۲۰۰/- روپے فوری دیں اور بقیہ ۳۰۰/- روپے جب چاہیں اپنی سہولت کے ساتھ اگلے تین سال کے اندر ادا کر دیں۔ اور اِن چودہ سَو مخلصین کے علاوہ جو دوست ۵۰۰/- سے کم رقم دینا چاہتے ہیں ہم نے ان کے وعدے نہیں لینے بلکہ وہ اِس مَد میں (جو کھُل چکی ہے) خزانہ میں جمع کروائیں اور رسید لے لیں اور مجھے اطلاع کر دیں مَیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ لیکن اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع نہ کریں۔ مثلاً اگر وہ اپنی رقم غلط جگہ بھیج دیں گے تو اُس دفتر کا وقت ضائع ہوگا۔ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی مَد ربوہ کے خزانہ میں قائم ہو چکی ہے وہاں رقم جمع کروائیں اور ان سے رسید لے لیں اور مجھے اطلاع کر دیں مَیں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ لیکن ۵۰۰/- سے کم رقم دینے والوں سے وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ دوست جتنا دینا چاہتے ہیں وہ نقد خزانہ میں جمع کروا دیں پھر اللہ تعالیٰ اَور توفیق دے تو اَور رقم بھی جمع کروا دیں البتہ ہم وعدہ کے رجسٹر میں ان کا نام نہیں لکھیں گے رجسٹر صرف ان کا بنے گا جو ۵۰۰/- یا اس سے زائد رقم کا وعدہ کریں گے۔

اب ایک صف تو "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں پانچ ہزار روپے یا اس سے زائد دینے والوں کی ہوگی کیونکہ اس میں یہ شرط تو نہیں کہ پانچ ہزار سے زائد نہیں دینے۔ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ پانچ لاکھ کی توفیق دیتا ہے تو اُسے پانچ لاکھ کی رقم پیش کر دینی چاہیئے غرض پانچ ہزار یا اس سے زائد دینے والوں کی صف اوّل۔ دو ہزار یا دو ہزار سے زائد پانچ ہزار تک یا ۴۹۹۹ تک رقم دینے والوں کی صف ۲ اور جو پانچ سَو روپے سے زائد یعنی ۱۹۹۹ روپے تک دینا چاہتے ہیں ان کی صف ۳ ہوگی۔ جو زائد رقم ہوگی اس کا بھی ۲/۳ حصّہ نقد دینا پڑے گا۔ "پنج دو وقتی" زمیندار دوست سمجھ جاتے ہیں کہ پنج دو وقتی میں سے دو وقتی فوری طور پر اور تین بعد میں لیکن صف چہارم وہ ہوگی جو وعدہ کے کاغذوں میں existence (ایگزسٹ) نہیں کرے گی لیکن خزانہ کے اموال میں وہ موجود ہوگی یعنی جس کو پانچ روپے کی، یا دس روپے کی، یا چار سَو روپے کی، یا ساڑھے چار سَو روپے کی توفیق ہے وہ اسے خزانہ میں داخل کروائے وہاں سے رسید لے اور دعائیں کرے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے مجھے بھی ضرور اطلاع دے۔

مَیں ایک غلط فہمی دُور کرنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگوں کا یہ بڑا اچھا جذبہ ہے کہ وہ قربانی دیتے ہیں مگر "کسی" کو خبر نہیں ہونے دیتے۔ خلیفۂ وقت "کسی" نہیں ہوا کرتا کیونکہ اس سے آپ نے دعائیں لینی ہیں اس سے برکتیں حاصل کرنی ہیں۔ جن کی فطرتیں ایسی ہیں وہ واقعی بڑی پیاری فطرتیں ہیں وہ کسی کو نہ بتائیں خزانہ میں جمع کروائیں لیکن مجھے ضرور بتائیں تاکہ مَیں ان کا نام لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر مجھکوں اور ان کے لئے دعائیں کروں مَیں تو "کسی" ہوں ہی نہیں مَیں تو آپ کے وجود کا حصّہ ہوں۔ پس مجھے ضرور اطلاع دیں۔ وہ دوست جو زیادہ رقم دینے والے ہیں یعنی پانچ سَو سے دو ہزار تک، دو ہزار سے پانچ ہزار تک اور پانچ ہزار سے اُوپر جہاں تک مرضی ہو ان کے نام ہمیں بہرحال لکھنے پڑیں گے اور ان کو یاددہانیاں بھی کروائی جائیں گی۔ انگلستان سے مَیں ان سب دوستوں کے نام اور پتے لے آیا ہوں جنہوں نے اس فنڈ کے لئے وعدے کئے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ ہے کہ آج سے چھ ماہ کے بعد بطور reminder (ریمائنڈر) ہر ایک کو عام خط لکھوں گا اور پھر چھ ماہ کے بعد دوسرا خط لکھوں گا کہ یا تو فوری ادا کرو یا اگلا سال آرہا ہے نصف دوسرے سال میں جو باقی رہ گیا ہے وہ ادا کرو۔ پس انشاء اللہ وہ ضرور دیں گے مَیں نے شروع میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہا ہے کہ میرے نام پر قربانیاں لیتا جا اور جماعت وہ قربانیاں دیتی چلی جائے گی۔ میرا کام ہے کہ مَیں سوچوں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنا ہر منصوبہ بناؤں۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے سپین کے متعلق مَیں نے ابھی کوئی منصوبہ نہیں بنایا کیونکہ اگر مَیں صحیح سمجھا ہوں اللہ تعالیٰ کا منشاء بھی یہی ہے۔ مَیں بہت پریشان تھا سات سَو سال تک وہاں مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ اُس وقت کے بعض غلط کار علماء کی سازشوں کے نتیجہ میں وہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی وہاں کوئی مسلمان نہیں رہا ہم نے نئے سرے سے تبلیغ شروع کی۔ چنانچہ اس ملک کے چند باشندے احمدی مسلمان ہوئے۔ وہاں جا کر شدید ذہنی تکلیف ہوئی۔ غرناطہ جو بڑے لمبے عرصہ تک دارالخلافہ رہا۔ جہاں کئی لائبریریاں تھیں، یونیورسٹی تھی جس میں بڑے بڑے پادری اور بشپ مسلمان اُستادوں کی شاگردی اختیار کرتے تھے مسلمان وہاں سے مٹا دیئے گئے۔ غرض اسلام کی ساری شان و شوکت مادی بھی اور روحانی بھی اور اخلاقی بھی مٹا دی گئی ہے۔ طبیعت میں اِس قدر پریشانی تھی کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ غرناطہ جاتے وقت میرے دل میں آیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ یہاں کے در و دیوار سے درُود کی آوازیں اُٹھتی تھیں آج یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں۔ طبیعت میں بڑا تکدّر پیدا ہوا چنانچہ مَیں نے ارادہ کیا کہ جس حد تک کثرت سے درود پڑھ سکوں گا پڑھوں گا تا کہ کچھ تو کفارہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے بتائے بغیر میری زبان کے الفاظ بدل دیئے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اچانک جب مَیں نے اپنے الفاظ پر غور کیا تو مَیں اُس وقت درود نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ اس کی جگہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پڑھ رہا تھا یعنی توحید کے کلمات میری زبان سے نکل رہے تھے تب مَیں نے سوچا کہ اصل تو توحید ہی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی قیامِ توحید کے لئے تھی۔ مَیں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیصلہ تو درست کیا تھا یعنی یہ کہ مجھے کثرت سے عائیں کرنی چاہئیں لیکن الفاظ خود منتخب کر لئے تھے۔ درود سے یہ کلمہ کہ اللہ ایک ہے زیادہ مقدم ہے چنانچہ میں بڑا خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری زبان کے رُخ کو بدل دیا۔ ہم غرناطہ میں دو راتیں رہے دوسری رات تو میری یہ حالت تھی کہ دس منٹ تک میری آنکھ لگ جاتی پھر کھُل جاتی اور میں دعا میں مشغول ہو جاتا۔ ساری رات میں سو نہیں سکا۔ ساری رات اِسی سوچ میں گزر گئی کہ ہمارے پاس مال نہیں یہ بڑی طاقتور قومیں ہیں۔ مادی لحاظ سے بہت آگے نکل چکی ہیں۔ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں، وسائل نہیں ہیں، ہم انہیں کس طرح مسلمان کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ مقصد ہے کہ تمام اقوامِ عالم حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم بن جائیں گی، یہ بھی اقوامِ عالم میں سے ہیں یہ کس طرح اسلام لائیں گی اور یہ کیسے ہو گا۔ غرض اِس قسم کی دعائیں ذہن میں آتی تھیں اور ساری رات میرا یہی حال رہا چند منٹ کے لئے سوتا تھا پھر جاگتا تھا پھر چند منٹ کے لئے سوتا تھا۔ ایک کرب کی حالت میں میں نے رات گزاری۔ وہاں دن بڑی جلدی چڑھ جاتا ہے میرے خیال میں تین یا ساڑھے تین بجے کا وقت ہو گا میں صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا تو یکدم میرے پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی اور قرآنِ کریم کی یہ آیت میری زبان پر جاری ہو گئی:-

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(الطلاق آیت ۴)

اِس بات کا بھی جواب آ گیا کہ ذرائع نہیں کام کیسے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ پر توکّل رکھو اور جو شخص اللہ پر توکّل رکھتا ہے اسے دوسرے ذرائع کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وہ اس کے لئے کافی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ

اللہ تعالیٰ جو اپنا مقصد بناتا ہے اسے ضرور پُورا کر کے چھوڑتا ہے اِس لئے تمہیں یہ خیال نہیں آنا چاہیئے، یہ خوف نہیں پیدا ہونا چاہیئے کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہو گا اور ضرور ہو گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو وحدتِ اسلامی کے اندر جکڑ دیا جائے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں لا کر کھڑا کر دیا جائے۔

دوسرا یہ خیال تھا اور اس کے لئے میں دعا بھی کرتا تھا کہ خدایا یہ ہو گا کب۔ اس کا جواب بھی مجھے مل گیا۔

"قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا"

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ مقرر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہوا ہے جس وقت وہ وقت آئے گا ہو جائے گا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مادی ذرائع اگر نہیں ہیں تو تم فکر نہ کرو اللہ کافی ہے۔ وہ ہو کر رہے گا چنانچہ میرے دل میں بڑی تسلی پیدا ہو گئی اس کے متعلق میں نے آپ کے سامنے کوئی سکیم نہیں رکھی کیونکہ ابھی وہاں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کا منشاء معلوم نہیں ہوا۔ البتہ سپین کے متعلق میں ایک اور کوشش کر رہا ہوں جس کو ظاہر کرنا اس وقت مناسب نہیں لیکن جس کے لئے دعا کرنا آج ہی ضروری ہے اس لئے بڑی کثرت سے یہ دعا کریں کہ جس مقصد کے لئے میں سپین گیا تھا اور جس کے پورا ہونے کے بظاہر آثار پیدا ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہمارا کام کر دے کیونکہ ہم کمزور اور عاجز بندے ہیں۔ پھر وہ دن ساری اُمّتِ مسلمہ کے لئے بڑی خوشی کا دن ہو گا بعض اس کو پہچانیں گے اور خوش ہوں گے بعض نہیں پہچانیں گے اور خوش نہیں ہونگے یہ ان کی بدقسمتی ہو گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دن ساری اُمّتِ مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہو گا۔

میں نے مغربی افریقہ کے ممالک جہاں مسلمانوں کی بڑی بھاری اکثریت ہے ان میں سے بعض کے سفراء سے یہ کہہ دیا تھا کہ میرا ایک مشن ہے جس کیلئے میں سپین جا رہا ہوں اور تم دعا کرو۔ اور اس سے اصل مقصد میرا یہ تھا کہ میں دعا کے لئے کہوں گا انکے دل میں بھی احمدیت کی کوششوں کے بارے میں ایک دلچسپی اور پیار پیدا ہو گا چنانچہ وہ اتنے خوش ہوئے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے اور انہوں نے بڑی دعائیں دیں بلکہ ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ مسٹر فرینکو کو کہہ دینا کہ میرے چچا نے سپین کی اس وقت مدد کی تھی جب کہ انہیں مدد کی ضرورت تھی۔ اگر وہ آپ کا یہ کام کر دیں تو میرا چچا بھی بہت خوش ہو گا۔ غرض انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا لیکن میں نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ پر میرا توکل ہے وہ پورا کریگا انشاء اللہ۔ خدا کرے کہ وہ وقتِ مقدر جلد آجائے اور ہمارے لئے آج ہی وہ خوشیوں کے دن کی ابتداء بن جائے۔

(یورپ میں بھی گرمی میں مجھے سفر کے بعد بڑی کوفت کے باوجود کوئی اڑھائی ہزار احباب سے مصافحے کرنے پڑے تھے۔ مجھے شبہ تھا کہ میں بے ہوش ہو کر نہ گر جاؤں۔ جب یہ کیفیت پیدا ہوئی تو میں نے پانی مانگا اور پھر میں نے اُن سے کہا مجھے پانی پلاتے جاؤ یا شاید ڈاکٹر صاحب تھے اُن کو خیال آیا۔ غرض تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دوست مجھے پانی پلا دیتے تھے اور میں پھر وہ سلسلہ شروع کر دیتا یہاں بھی میں یہی کر رہا ہوں)۔

آج کے خطبہ میں میں نے بعض اصولی اور بنیادی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ افریقہ میں اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے وقت مجھے ان کی یہ کیفیت بڑی پیاری لگی کہ مذہب دل کا معاملہ ہے۔ مذہب کے معاملہ میں لڑائی بالکل احمقانہ بات ہے چنانچہ وہ آپس میں بالکل نہیں لڑتے نہ عیسائی مسلمانوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نہ مسلمان عیسائیوں سے بلکہ امن سے وہ رہ رہے ہیں۔ وہ آپس میں تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ دلائل دیتے ہیں، ایسے دلائل کہ ان کو سُنکر یہاں شاید لوگ ایک دوسرے کا سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو جائیں مگر وہ بشاشت سے ایک دوسرے کی بات سُنتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جس کے دل کی کھڑکیاں کھول دے وہ اسلام لے آئے وہ اَور بات ہے لیکن انکو یہ پتہ ہے کہ مذہب بہرحال دل کا معاملہ ہے اسے سر پھوڑ کر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ آپ یہ بھی دعا کریں کہ جن ملکوں میں یہ ذہنیت نہیں اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں بھی یہ ذہنیت پیدا کر دے اور ان کو بھی سمجھ آجائے۔ مَیں تو بڑی تحدّی کے ساتھ یہ بات کیا کرتا ہوں اور مخالفِ اسلام کو شرمندہ کر دیتا ہوں۔

ہوائی جہاز میں دو امریکن بیٹھے ہوئے تھے ہم ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر اُڑ رہے تھے کہ کسی چھوٹی سی بات پر اُن سے واقفیت ہو گئی۔ وہ میرے پیچھے ہی بیٹھے ہوئے تھے مجھے موقعہ مل گیا مَیں نے ان سے کہا کہ مَیں تو حیران ہوتا ہوں کہ فرد فرد سے نفرت اور حقارت کا اظہار کر رہا ہے، قومیں قوموں کو نفرت اور حقارت سے دیکھ رہی ہیں۔ پیار سے کوئی ایک دوسرے سے معاملہ نہیں کرتا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ انسان انسان سے پیار کرنا سیکھے۔ چونکہ ہیں تو یہ پڑھی لکھی ہوشیار قومیں۔ مَیں نے امریکہ کا نام لیا تھا اور نہ رُوس کا۔ وہ آگے سے مجھے کہنے لگے کہ اب ہماری روس کے ساتھ (انڈرسٹینڈنگ) Under Standing ہو گئی ہے یعنی کچھ معاملہ فہمی ہو گئی ہے، ایک دوسرے کو سمجھنے لگے ہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ ہمیں کو سمجھا رہا ہے۔ مَیں نے ان سے کہا یہ ٹھیک ہے تمہاری روس سے (انڈرسٹینڈنگ) Understanding But out of fear — ہو گئی ہے تم نے یہ سمجھوتہ اس خوف سے کیا ہے کہ ایک دوسرے کو ہلاک نہ کر دیں not out of Love محبت کے تحت میں یہ سمجھوتہ نہیں ہوا۔ چنانچہ وہ کھسیانے سے ہو کر کہنے لگے بات آپ کی ٹھیک ہے لیکن بہرحال ایک قدم صحیح راستے کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ مَیں نے کہا یہ ٹھیک ہے یہ مَیں مان لیتا ہوں لیکن یہ ظلم ہے کہ ہم محبت کرنا بھول گئے۔ ایک مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ جس کو وہ اپنا آقا و مطاع کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس کے متعلق وہ اس عقیدے کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ کا محبوب اور اللہ کی محبت اس کی محبت کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی اسی کے مسلک کو چھوڑتے ہیں۔ کس سے نفرت کی تھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کوئی ہمیں بتائے۔ جب سختی کی اصلاح کے لئے کی۔ آپ کی زندگی میں انسان کے لئے نفرت اور حقارت کا کوئی ایک واقعہ بھی نہیں دکھا سکتا۔ انسان کی بداعمالیوں سے نفرت بھی کی، انہیں حقارت سے بھی دیکھا۔ بداعمالیوں سے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم نفرت کریں ورنہ ہمارے اندر وہ اثر کریں گی جس سے ممکن ہے ہمارے بچے ہلاک ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بدعمل یعنی بُرا عمل کرنے والے سے آپؐ نے نفرت نہیں کی۔ اُس یہودی سے آپؐ نے نفرت نہیں کی جس نے اپنی بیماری کی وجہ سے آپؐ کے بستر کو گندا کر دیا تھا۔ اس قوم سے نفرت نہیں کی جس نے سالہا سال تک آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو انتہائی تکالیف پہنچائیں، جنہوں نے اڑھائی سال تک شعب ابی طالب میں قید رکھ کر آپؐ کو بھوکا مارنا چاہا۔ جب ان کی بھوک کا وقت آیا تو خدا کے اس بندے نے اُن کے لئے روزی اور ان کے پیٹ بھرنے کا سامان پیدا کیا۔ انہیں یہ نہیں کہا کہ تم حقیر اور قابلِ نفرت لوگ ہو۔ جاؤ مر جاؤ بھوکے مجھے اس سے کیا بلکہ انسانی ہمدردی جوش میں آئی اور انسانی بھائی کا پیار جو ہے اس کی موجیں دل سے اُٹھیں اور اُن کی خدمت کے لئے (بُھتوں کے پیٹ کاٹ کر شاید) پہنچ گئے۔ کس انسان سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے نفرت کی تھی کہ کوئی آج ہم سے کہے کہ تم دوسرے انسان سے نفرت کرو۔ اِس سفر میں کئی جگہ جاہل اور کم علم لوگ مجھ سے یہی توقع کرتے رہے کہ میں نفرت کے بیان دوں۔ اُن سے مَیں نے یہی کہا اور اپنے جلسوں میں بھی یہی کہا کہ مجھے خدا نے یہ حکم دیا ہے کہ تم تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو محبت اور پیار کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ میں کسی قوم یا فرد سے نفرت نہیں کر سکتا اور نہ ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ظلّی طور پر انہیں جس طرح وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے تھے میرے بھی پیارے بنا دیا ہے۔ اور یہ مَیں نے اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا ہے کہ پیار میں مَیں نے جو طاقت دیکھی ہے وہ دُنیا کی تمام مادی طاقتوں سے بڑھ کر ہے اور پیار جو چیزیں جیت سکتا ہے وہ دُنیا کی مادی طاقتیں نہیں جیت سکتیں۔

پس اے میرے پیارے احمدی بھائیو اور بہنو اور بڑو اور بچو! اِس سبق کو یاد رکھو۔ دُنیا اپنی طاقت کے زعم میں دوسروں کو ہلاک کر سکتی ہے اور انکے سر پھوڑ سکتی ہے مگر مَیں اور تم اِس غرض کے لئے پیدا نہیں کئے گئے۔ ہم صرف ایک ہی مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہم محبت اور پیار کے ساتھ دُنیا کے دلوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتیں اور وہ توحید قائم ہو جس توحید کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اِس دُنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ پس کسی سے نفرت نہ کرو۔ ہمارے اِس ملک میں بھی ایک بے ہُودہ اور گندی آگ سُلگ رہی ہے۔ خود کو اس کے اندر نہ پھینکو۔ خود کو اس گند میں ملوّث نہ کرو۔ کسی سے نفرت نہ کرو۔ گند کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ ظلم کو مٹانے کی کوشش کرو۔ حق دار کو حق دلانے کی کوشش کرو تم ہر ایک سے محبت اور پیار سے پیش آؤ انشاء اللہ ایک دن آئے گا جب یہی لوگ شرمندگی کی وجہ سے آپ کے سامنے آنکھیں اُٹھا کر نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ انہوں نے آپ کو ہر قسم کے دُکھ پہنچائے اور آپ کو انتہائی حقارت کی نگاہ سے دیکھا لیکن اسکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدلے میں انہوں نے آپ کی طرف سے ذرا بھر دُکھ نہیں پایا اور نہ انہوں نے اپنے لئے آپکی نگاہ میں سوائے پیار کے کوئی اَور جذبہ موجزن پایا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا یہی ایک ہتھیار ہے اور بڑا پیارا ہتھیار اور اسی ہتھیار کے ساتھ ہم نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق دُنیا کے دل جیتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھمّ آمین

محسُوسات

ہر نقشِ کفِ پا راہبرِ منزل ہے مگر منزل تو نہیں
جو مَوج کنارا لگتی ہے وہ طُوفاں ہے ساحل تو نہیں

پتّھر ہیں نہ خارِ راہگذر، آندھی نہ بگولے خوف اثر
مجنوں ہی کو رہنے دیجے یہاں یہ دشت مرے قابل تو نہیں

اَب گردشِ صُبح و مسا میں کچھ ترمیم نظر آتی ہے مجھے
اس شام کی شوخ شفق میں کہیں تنویرِ سحر شامل تو نہیں

وعدوں سے تسلّی پانے کی عادت سے بہت مجبور ہُوں میں
ورنہ یہ دلِ خوکردۂ غم آمد کا تری قائل تو نہیں

اُٹھتی ہی نہیں میری جانب ساقی کی کرم آمیز نظر
اے کاش اسے سمجھائے کوئی میخوار ہُوں میں سائل تو نہیں

نسیم سیفی

مشعلِ راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مکتوب جو حضورؓ نے مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ رضی اللہ عنہ کو اُن ایّام میں تحریر فرمایا تھا جبکہ دردؔ صاحب مرحوم انگلستان میں مسجد فضل لنڈن کے امام تھے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ خدا کرے کہ حضور رضی اللہ عنہ کی دعاؤں سے جو اس مکتوب میں درج ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جُملہ مبلّغین حصّہ وافر پانے والے ہوں اور جو ہدایات والا حصّہ ہے وہ انگلستان کے مبلّغین خاص طور پر اور دیگر جُملہ مبلّغین عام طور پر ہمیشہ اپنے مدِّنظر رکھ کر اپنے فریضہ کی انجام دہی میں صحیح رنگ میں کوشش کر کے سرخروئی حاصل کریں۔ یہ مکتوب مکرم دردؔ صاحب کی صاحبزادی محترمہ رضیہ دردؔ صاحبہ ایم۔اے نے مصباح کے جنوری فروری ۱۹۶۷ء کے شمارے میں شائع کروایا تھا۔ ہم مصباح ہی سے اسے نقل کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

" اُعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الـــــــنّـــــاصر

اے خدا جس نے اپنے فضل سے اسلام کو انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا اور پھر جب لوگوں نے اسلام سے مُنہ پھیر لیا اور اس کی ہدایت کو بُھلا دیا تو پھر انکی آنکھیں کھولنے کے لئے اور ان کو نور بخشنے کے لئے مسیح موعودؑ کو نازل فرمایا مَیں تیری زبردست طاقتوں اور تیرے بے انتہاء رحم سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے عاجزانہ اور بے کسانہ طور پر عرض کرتا ہوں اور التجاء کرتا ہوں کہ میری ان ہدایات میں برکت ڈال اور انگلستان کے مشن احمدیہ میں بعد اس کے کہ وہ ایک مُردہ کی طرح تھا زندگی کی رُوح ڈال اور اس کے کارکنوں کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخش اور ان کی سمجھ کو تیز فرما حتّٰی کہ وہ تیری مرضی کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں ان کو محنت اور شوق اور عقل سے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ان کی محنت کو قبول فرما خواہ وہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو اور اس کے نیک ثمرات پیدا کر جو سب بلکہ گرداگرد کے ملکوں کو بھی تیری برکتوں سے بھر دیں۔ اے میرے ربّ ایسا کر کہ ان کا عمل اور ان کا قول اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا فکر اور خیال بھی تیری مرضی اور تیرے منشاء کے خلاف نہ ہو بلکہ ان کا عمل اور ان کا خیال اور ان کا قول تیرے ارادہ اور تیرے حکم کے مطابق ہو وہ اسلام کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل کریں اور اسکے مطابق لوگوں کو تعلیم دیں اور لوگوں کے خوف سے اسلام کے کسی حکم کو نہ چھپائیں نہ اس کے کسی حکم کی شکل کو بدلیں لیکن یہ بھی نہ ہو کہ وہ لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوں اور ان کو ایسی سختی میں ڈالیں جو ان کی برداشت سے بڑھ کر ہو اور بے ضرورت ہو اور تیری خوبصورت ہدایات کو جو انسانی دلچسپی کو اپنی طرف کھینچ لینے والی ہیں ایسی صورت میں پیش کریں کہ وہ لوگوں کو بُری نظر آویں اور ان کے دلوں میں داخل نہ ہوں بلکہ نفرت پیدا کریں۔

اے خدا تُو ان کو ایسے مخلصین کی جماعت عطا فرما جو ان کے کاموں میں ان کی مددگار ہو اور انکا ہاتھ بٹانے والی ہو اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے مستعد ہو اور تیرے احکام کی تعمیل اور انکی اشاعت میں دلی خوشی محسوس کرتی ہو اور تُو اس جماعت کو اسلام کی اشاعت کے کام میں ہمارے مبلّغوں کے لئے دایاں بازو بنا اور ان کی کوششوں میں برکت دے اور ان کے حق بھی وہ دعائیں سُن جو مَیں نے مبلّغوں کے حق میں کی ہیں۔

اے خدا اس مسجد کو جس کا سنگِ بُنیاد مَیں نے لندن میں رکھا ہے بابرکت کر اور اس کو جلد مکمل کرنیکی ہمیں توفیق عطا فرما اور اس کی عمارت کے اپنے فضل سے سامان پیدا کر وہ اعلیٰ درجہ کی برکات کی جگہ ہو اور لوگوں کو اس سے سچّی نیکی اور سچّی طمانیت حاصل ہو جس میں کوئی شائبہ بدی یا بے اطمینانی کا نہ ہو۔

اے میرے رب ہمارے مبلّغوں کے متعلق لوگوں کے دلوں میں محبت اور اخلاص پیدا کر اور ان سے تعاون کی خواہش پیدا کر اور ہمارے مبلّغوں کے دلوں میں ان لوگوں کے متعلق جن میں وہ کام کرتے ہیں محبّت پیدا کر اور اَخلاق پیدا کر، ان کو ہر قسم کے الزامات سے پاک رکھ اور انکی عزّت کو محفوظ رکھ۔

اے میرے خدا مبلّغوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بھی محبت کے جذبات پیدا کر اور جن کی فرمانبرداری ضروری ہے ان کی فرمانبرداری کی ان کو توفیق دے اور جن کے احساسات کا خیال رکھنا مناسب ہے ان کے احساسات کا خیال رکھنے اور محبت اور نرمی کا سلوک کرنے کی ان کو توفیق عطا فرما۔ اے میرے رب وہ اندر اور باہر سے ایک ہوں اور محبت اور پیار اور یگانگت اور اتفاق کا مجسّمہ ہوں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔

اے میرے رب مَیں پھر تیرے رحم اور تیرے فضل اور تیری قدرتوں کے واسطہ سے مدد مانگتے ہوئے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ میرے اس سفر کو بابرکت فرما۔ اور اب ان ممالک میں نُور اور ہدایت کے پھیلنے کے راستے کھول دے اور اسلام کی اشاعت کے سامان اپنے پاس سے ہی کر دے۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو ایسا کر۔

اے خدا مَیں تجھ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میرے بعد آنیوالے خلفاء کو احمدی مبلّغوں کے کام کی نگرانی اور ان کو صحیح ہدایات دینے کی بے نقص توفیق عطا فرما اور اے خدا تو احمدی مبلّغوں کے قلب کے اطمینان کے سامان پیدا کر وہ اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور اپنے پیاروں کی حالت سے مطمئن رہیں اور ان کی اولادوں اور ان کی بیویوں اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کا تُو آپ ہی متکفّل ہو اور آپ ہی ان کا مربّی ہو۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔

اما بعدہٗ مندرجہ ذیل نصیحتیں کام کے متعلق مختصر الفاظ میں کرتا ہوں گو اصل ہدایتیں میری دعائیں ہیں جو میں اُوپر کر آیا ہوں۔

ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے اِس لئے

۱۔ مبلّغ کو غسل کرنے۔ بالوں کے درست کرنے اور درست رکھنے کا اور لباس کو صاف رکھنے کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جمعہ کے دن عطر یا اسنس لگانا چاہیئے۔ مُنہ کی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

۲۔ مکان کو صاف رکھنا چاہیئے باہر سے بھی اور اندر سے بھی۔ ہر اک چیز باقرینہ ہو اور ترتیب سے ہو۔

۳۔ مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے اور ہمیشہ جمعہ کے دن وہاں خوشبو جلائی جائے۔

۴۔ جلسوں کے موقعوں پر بھی خوشبو کی بتیاں جلائی جاویں۔

مسجد اور نمازیں

۱۔ چونکہ مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اس کو آباد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک نہ ایک نماز دن کی وہاں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جمعہ اگر موسم خراب نہ ہو تو ضرور وہیں پڑھنا چاہیئے۔

۲۔ ہمیشہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے اِس لئے جمعہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور علاوہ اپنی جماعت کے لوگوں کے انگریز نومسلموں کو بھی ضرور لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۳۔ نمازیں باقاعدہ باجماعت پڑھنی چاہئیں۔ گھر میں جماعت ضرور ہونی چاہیئے ورنہ بے برکتی ہوتی ہے۔ ہاں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو ضرورت اور موسم کے لحاظ سے جمع کیا جا سکتا ہے مگر جمع اوّل وقت میں کرنی چاہیئے سوائے اس صورت کے کام ہو اور اس کا اس وقت چھوڑنا ناممکن ہو۔

۴۔ دعاؤں پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے کہ یہ سب کام کی جان ہیں۔

۵۔ خطبہ جمعہ اس ملک کے حالات کے مطابق اور نہایت مختصر ہونا چاہیئے اور خوب محنت سے اس کو تیار کرنا چاہیئے۔ دس منٹ سے زیادہ نہ ہو کبھی عین وقت پر بولنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے جب تک فوری ضرورت نہ ہو۔ اور جب تک مشق نہ ہو جائے۔

لیکچر

۱۔ ایک جلسہ ہر اتوار کو ضرور ہونا چاہیئے مگر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلطی سے بچنا چاہیئے یعنی یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ
اِس قدر آدمی آئے بلکہ یہ کہ
(الف) کِس قسم کے لوگ ہیں۔
(ب) نئے لوگ ہیں یا نہیں۔
اگر نئے لوگ نہ ہوں تو اسے کامیاب نہیں
سمجھنا چاہیئے۔ اگر پُرانے لوگ چھوڑنے لگیں تو
اسے خطرناک سمجھنا چاہیئے۔ پُرانے برابر آئیں نئے
شامل ہوتے رہیں اور ہوں سمجھدار مخلصین یا تحقیق
کرنے والے لوگ ہوں اسے کامیابی سمجھنا چاہیئے۔

۲۔ مختلف سوسائیٹیوں سے خط و کتابت کرکے یہ
انتظام کرنا چاہیئے کہ کم سے کم ایک لیکچر ماہوار لندن
سے باہر ہو۔ اور یہ بھی کوشش ہونی چاہیئے کہ فرانس
اٹلی۔ جرمنی اور دیگر ملکوں میں بھی لیکچر ہوں۔ کرایہ
سوسائیٹی دے تو بہت ترقی اس کام میں ہو سکتی ہے۔

۳۔ ہر دو ماہ میں ایک لیکچر لنڈن میں شاندار ہونا چاہیئے
تاکہ شہرت کا پہلو بھی نہ چھوٹے۔ یہ پہلو بھی کم ضروری
نہیں۔ دو ماہ بعد نہ ہو سکے تو تین ماہ بعد۔

۴۔ عیدوں کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی
چاہیئے اور اس دن پریس کو خصوصاً دعوت دینی
چاہیئے۔

آدمیوں سے سلوک

۱۔ احمدی

(الف) اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ احمدی زیادہ
آپس میں ملیں اور زیادہ سلسلہ کے کاموں میں
دلچسپی لیں۔ چندہ بھی دیں اور کام بھی کریں۔

(ب) اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ احمدی اسلامی
شعار کی پابندی کریں اور نمونہ ہوں۔ یہ
امر مبلغ کے اہم فرائض میں سے ہے۔

(ج) اِس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ بلاوجہ
مبلغ سے ناراض نہ ہوں اور ان سے کاموں
کے متعلق مشورہ لیتے رہنا چاہیئے۔

۲۔ غیر احمدی ہندوستانی

(الف) ان لوگوں سے تعلقات بڑھانا چاہیئے اور
ان کو سلسلہ سے وابستگی پیدا کرنے کی تحریک
کرنی چاہیئے۔ اگر ان لوگوں میں سے احمدی
ہوتے رہیں تو یہی کام مشن کی ضرورت اور
اہمیّت کو ثابت کرتا ہے اور اس سے سلسلہ
کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

(ب) ہمیشہ ان کو نیک مشورہ دیتے رہنا چاہیئے
سوائے مالی مدد کے ان کی ہر طرح مدد کرنی
چاہیئے۔

(ج) جو طالبِ علم نئے آئیں ان کا علم ہوتے ہی
خود جا کر یا کسی کو بھیج کر ان کو ریسیو کرنا
چاہیئے۔ ان کو دو تین دن زائد کمروں میں
رکھ کر مکان لے دیا یا اس میں ان کی مدد کی
اس کے لئے ایک فہرست اچھے مکانوں کی
مختلف کالجوں کے افسروں سے مل کر لے لینی
چاہیئے تاکہ ہر کالج کے علاقہ میں شریف مکانات
کا علم رہے اور طالبِ علم کالج کے قریب مکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رہ سکیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ ایسے طالب علم ہمیشہ ہمارے ممنونِ احسان رہیں گے اور سلسلہ کی طرف بھی رغبت رکھیں گے۔ عیدوں اور جلسوں کی رونق بڑھائیں گے اور پھر ہمیشہ ہمارے مشن کے مددگار رہیں گے۔ اگر ہو سکے تو "وینس برنڈزی مینیپلز مارسیلز" بھی بعض لوگوں سے انتظام کر کے طلباء کی سہولت اور مدد کا انتظام کر دیا جائے۔ وہ لوگ اپنی فیس لے لیں گے اور لڑکوں کو آرام مل جائے گا۔

(د) موجودہ لوگوں میں سے ڈاکٹر شاہ غیاث الدین صاحبان اور حیدرآبادی طالب علم پروفیسر کی طرف خاص توجہ کریں۔

(س) جو ہندوستانی بڑے لوگ ولایت میں آئیں یا وہاں رہتے ہیں ان سے ضرور ملنا چاہیئے اور خلافِ اسلام جو مدد نہ ہو انکی کرنی چاہیئے تاکہ سلسلہ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو اور اس کا ذکرِ خیر وہ پھیلائیں غیر احمدی سے مُراد میری اِس وقت ہر مذہب کے لوگ ہیں نہ کہ غیر احمدی مسلمان۔

۳۔ انگریز

(الف) نومسلموں کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمیشہ ان سے ایسا تعلق رہے کہ وہ یہ محسوس کریں کہ یہ ہمیں اپنا سمجھتے ہیں۔ بیمار کی عیادت تکلیف زدہ کی مدد خوشی اور غمی میں شراکت ضرور کرنی چاہیئے۔ بغیر اس کے کہ وہ لوگ مضبوط ہوں اسلام ان ممالک میں مضبوط نہ ہوگا۔

(ب) اِس امر کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ کمزور ہیں۔ ان کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں مگر ان کی کمزوری کی وجہ سے ان کو دُور نہ جانے دیں اور نہ دُور کریں بلکہ خاص کوشش کریں کہ یہ لوگ ووکنگ سے زیادہ ہمارے مشن کو اپنا مشن سمجھیں۔

(ج) چونکہ یہ مشن ولایت کا ہے اِس لئے اسوقت تک کامیاب نہیں کہلا سکتا جب تک کہ یہی لوگ ہمارے جلسوں میں زیادہ نہ ہوں۔

اس کے بعد اَور ہدایات میں راستہ سے لکھ کر بھیجوں گا جن کو کاٹ کر اِس کاپی پر چسپاں کر لیا جائے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

کاروانِ اسلام (بقیہ ص ۲۷)

میں سچّے دل سے امن و سلامتی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ پچاس سال کے عرصہ میں جب سے ہم نے وہاں مشن کھولے ہیں ہم وہاں سے ایک پائی تک بھی نہیں لائے۔ ہم نے ہزاروں پونڈ اہلِ افریقہ کی بہتری اور بھلائی کے لئے خرچ کئے ہیں۔ افریقہ کے احمدی احباب کا غیر از جماعت احباب پر نہایت ہی اچھا اثر پڑا ہے۔ وہ محض ان کے نیک نمونہ کی وجہ سے ہے"۔

تحریکِ جدید کی خبریں

ادارہ

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا

مکرم مولوی منیر الدین صاحب ایم۔ اے کینیا میں فریضۂ تبلیغِ اسلام سرانجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے کسموں میں ایگریکلچرل شو (زراعتی نمائش) میں احمدیہ لٹریچر کی نمائش کے لئے — اور یہ تبلیغ کا ایک نہایت مفید اور دُور رس نتائج پیدا کرنیوالا ذریعہ ہے — ایک سٹال کا انتظام کیا۔ کسموں نیانزا صوبہ کا صدر مقام ہے اور اس شو کے موقع پر لوگ دُور دُور سے آتے ہیں اور زراعت کے متعلق طریقے سیکھ کر اور ضروری ہدایات حاصل کر کے (ان باتوں کا انتظام حکومت کی طرف سے کیا جاتا ہے) واپس اپنے گاؤں اور شہروں میں جا کر خود بھی استفادہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقع دیتے ہیں۔

سٹال کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم منیر صاحب لکھتے ہیں:-

"خاکسار نے ان (مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق) کے ساتھ مل کر سٹال کی صفائی اور سجاوٹ کا کام کیا یہ کام شو سے ہفتہ بھر پہلے شروع کر دیا گیا۔ سٹال کے ایک طرف تو پختہ دیوار کا حصہ آتا ہے دو دیواریں سرکنڈوں کی چٹائیوں سے بنائی گئیں۔ پختہ دیوار پر سفید رنگ کیا گیا اور چٹائی کی دیواروں پر ہلکا نیلا رنگ کر دیا گیا۔ نیچے سب دیواروں پر سُرخ رنگ کا حاشیہ لگایا گیا — ایک بورڈ پر احمدیہ مسلم مشن انگریزی میں لکھوا کر سامنے کی طرف چھت سے لٹکایا گیا۔ اسی طرح سامنے کی دیوار پر بھی یہی الفاظ جلی حروف میں لکھوا دیئے گئے اور اسکی اطراف میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صدرِ مملکت جومو کینیاٹا کی تصویریں آویزاں کی گئیں"۔ ان تصاویر کے علاوہ مختلف الفاظ میں خوبصورت تحریر کردہ چارٹ بھی دیواروں پر لگائے گئے تاکہ سٹال میں داخل ہونیوالے بلکہ سٹال کے پاس سے بھی گزرنے والے احمدیت کے عقائد اور اسلام کی خوبیوں سے واقف ہو جائیں۔

جب کینیا کے چیف جسٹس صاحب نے شو کا افتتاح کیا تو افتتاحی تقریب کے معاً بعد وہ ہمارے سٹال میں بھی تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ کسموں کے میئر، ایک زیمبیا مملکت اور چند ایک سپاہی بھی تھے۔ ان تمام حضرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو چارٹوں پر لکھی گئی عبارتوں کا پسِ منظر بتایا گیا اور اسطرح نہایت اچھے رنگ میں تبلیغ کا موقع مل گیا۔ سٹال سے ان حضرات کی روانگی کے وقت چیف جسٹس صاحب کو کتب کا ایک سیٹ بھی پیش کیا گیا۔

ان کے چلے جانے کے بعد چیف جسٹس صاحب کی اہلیہ صاحبہ مع چند دیگر مقتدر خواتین کے سٹال پر تشریف لائیں انہیں بھی احمدیت کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کی تفاصیل بتائی گئیں اور بعض کتب بطور ہدیہ ان کو پیش کی گئیں۔

سکولوں اور کالجوں کے متعدد طلباء اور ان کے اساتذہ اور دیگر خواندہ لوگوں نے بھی اس سٹال میں خاص دلچسپی لی اور لٹریچر حاصل کرنے کے علاوہ زبانی گفتگو سے بھی اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

یہ شوٹین اور چار جولائی کو منعقد کیا گیا تھا۔

سپین

سپین میں پیوبلو (PUEBLO) اخبار کے ایک نمائندے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے انٹرویو کر کے اپنے اخبار میں جو کچھ شائع کیا اس کا ایک حصہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درجِ ذیل ہے۔ اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں "میں اس حقیقت کا دلی طور پر اظہار کرتا ہوں کہ حضور اقدس کا وجود حقانیت کا زندہ ثبوت ہے"۔ اسکے بعد حضور کے بیان کو اس نے اپنے الفاظ میں یوں تحریر کیا ہے "ہم سب برابر ہیں۔ جماعتِ احمدیہ اور باقی مسلمانوں میں بنیادی عقائد کا کوئی فرق نہیں۔ ان کیلئے قرآن کریم کامل کتاب اور اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے جس سے عقائدِ صحیحہ۔ اعلیٰ کامل اصول اور احکامات کا روحانی چشمہ بہتا ہے جسکی تعلیم سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسلام کی تعلیم غیر متبدّل ہے خدا تعالیٰ کو واحد مانتے ہیں ہم عیسائیوں کے تثلیث کے عقیدہ کو نہیں مانتے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اللہ تعالیٰ اور اسکے بندے کے درمیان براہِ راست تعلق قائم کرتا ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ کو "اللہ" کہتے ہیں۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے خیالات اور افکار میں انسانیت کیلئے گہری ہمدردی اور محبت کے جذبہ کا نمایاں اثر پایا جاتا ہے۔ بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور سچی محبت۔ اس امر میں اسلام اور عیسائیت کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں اسلام کا پیغام محبت کا پیغام ہے فرمایا ہم نے اپنے مبلّغوں کے ذریعہ اس محبت کا پیغام اہلِ افریقہ تک پہنچایا ہے ہم نے کئی لاکھ دلوں کو فتح کر لیا ہے۔

سوال:۔ دنیا میں جو بدامنی قتل و غارت کا جو فساد برپا ہے اس کا کیا علاج ہے؟

جواب:۔ دنیا میں انشاء اللہ تعالیٰ امن و سلامتی کا نظام قائم ہو کر رہیگا۔ دنیا کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ سچی محبت کا پیغام ناکام ثابت ہوا ہو محبت کا پیغام ہمیشہ ہی کامیاب ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان انسان سے محبت کرنا سیکھے اور حقیقی ہمدردی سے پیش آئے۔

سوال:۔ آپکے نزدیک امن و انصاف کی کیا تعریف ہے؟

جواب:۔ امن و امان اور ظلم و تعدی دو متضاد چیزیں ہیں۔ دنیا میں کئی لوگ امن قائم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عملی طور پر وہ ظلم اور بے انصافی سے کام لیتے ہیں اور اس امر کا عملی ثبوت بہم پہنچاتے ہیں کہ وہ دل سے حقیقی طور پر دنیا میں امن قائم کرنا نہیں چاہتے جب میں امن و سلامتی کے الفاظ استعمال کرتا ہوں تو دل سے حقیقی طور پر امن و سلامتی کا خواہشمند ہوں اور بقیہ کے باشندے ہمارے متعلق سچی گواہی دے سکتے ہیں کہ ہم دنیا

(باقی ۲۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

بخارِ دل

• نام کتاب :- بخارِ دل

• مصنّف :- حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ

• شائع کردہ :- محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور

• قیمت :- تین روپے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی بعض نظموں کو وہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے کہ ان میں سے ایک ایک نظم کے بدلے اچھے اچھے نامور شاعر اپنا سارا دیوان نذر کرنے کو فخر گردانیں۔ "سلام بحضور سید الانامؐ" خلوت و جلوت میں انتہائی عقیدت کے ساتھ پڑھنے کی شئے ہے۔ بڑے بڑے جلسوں پہ اِس نظم نے وہ رِقّت طاری کر دی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

آپ کی تمام نظمیں سلاست، سادگی الفاظ اور مفید مطالب کی حامل ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر آپ کی نظر نہایت گہری ہے اور جس زاویے سے بھی کسی چیز کو دیکھا ہے اسے ایک اچھوتے مگر آسان فہم انداز میں نظم کر دیا ہے۔ سنجیدگی اور مزاح کا حسین امتزاج آپ کے اشعار کو مفید ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپی بھی عطا کرتا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو آپ کے اشعار کو بار بار پڑھنے پر مجبور کرتی ہے۔ خداداری چہ غم داری۔ دکھاوے کی محبتیں۔ عام آدمیوں کی سادہ باتیں اور اہلِ علم کی اصطلاحیں۔ مغرب زدہ۔ اُردو ادب میں ہمیشہ زندہ رہنے والی نظمیں ہیں۔

صوفی منش کا رنگِ تغزّل سے کم نہیں ہوتا۔ حضرت میر صاحب نے غزل کے رنگ میں جو اشعار کہے ہیں وہ اپنا جواب آپ ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

تم آئے اور گلے ملنے سے کترائے تو کیا آئے
ہم آئے اور تمہارا دل نہ گرمائے تو کیا آئے

اِک خبر آج خوشی کی میں سُناتا ہوں تجھے
ڈال اس بادۂ رنگین کو پیمانے میں

آ کے تربت پہ مری کہنے لگا وہ شوخ یوں
باز آیا اب تو مرنے سے صدا آئی "نہیں"

کچھ شکوۂ بیداد مجھے تم سے نہیں ہے
جو تم نے کیا مجھ سے نہیں مجھ کو ذرا یاد

اس عالمِ غفلت میں جو لے بیٹھا غزل کو
کیا جانئے آیا ہے مجھے آج یہ کیا یاد

لِلّٰہ کچھ تو بولئے۔ یا رُخ کو کھولئے
اک تو خموشی۔ دوسرے یُوں پردہ ڈال کے

رِندی کی اپنے مُنہ سے اُٹھا دوں اگر نقاب
ابدال آئیں کھولنے تسمے نعال کے

تیغِ نگاہِ یار نے بس کھیل کھیل میں
ٹکڑے اُڑا دئے دلِ آشفتہ حال کے

جی چاہتا ہے آپ کے قدموں میں ڈال دوں
ہاتھوں سے اپنے۔ اپنا کلیجہ نکال کے

اے شاہِ حُسن! تم پہ نہیں کیا زکوٰۃِ حُسن؟
یا لُطف آ رہا ہے فقیروں کو ٹال کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

بقیہ صفحہ ۲

ایک لمبے عرصہ تک سیرالیون میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا ہے اب آپ غانا میں تین سال سے زائد عرصہ تک قیام فرمانے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نے پہلے سیرالیون میں کام کیا تھا اور اب آپ گیانا میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیکر واپس تشریف لائے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نئے پروگرام کے مطابق جو ہیلتھ سنٹرز مغربی افریقہ میں جاری کئے جا رہے ہیں ان میں سے ایک سنٹر (غانا میں) کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نگاہِ انتخاب مکرم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام احمد صاحب پر پڑی ہے آپ بھی عنقریب غانا تشریف لے جانیوالے ہیں۔

اِس استقبالیہ / الوداعی تقریب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی تشریف لاکر برکت بخشی اور آنے اور جانے والے احباب کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خوشنودی سے نوازے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارے مبلغین کو یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ انہیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے — ہر وقت — دعا میں مصروف رہنا لازم ہے۔ یہی دعا انکی کامیابی کی ضامن ہے کیونکہ ہمارے کام تو اللہ تعالیٰ ہی نے کرنے ہیں ہماری اپنی کوششیں تو دنیاوی طور پہ اتنی حقیر ہیں کہ ان کے ذریعہ کسی کامیابی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور نے مزید فرمایا کہ مبلغین کو یہ بات بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت سے بہت زیادہ محبت کرنیوالا ہے اور اس کی یہ محبت اس قدر زیادہ ہے کہ اس کا اندازہ لگانا بھی ناممکن ہے لیکن اسکے ساتھ ہی انفرادی قربانی کی بھی ضرورت ہے۔ گویا کہ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ باوجودیکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی مقدر ہو چکی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس ترقی کی راہ میں مستقل طور پر روک نہیں بن سکتی لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنی حقیر کوششوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں اور جب اور جس قربانی کا وقت آئے تو دلی بشاشت کے ساتھ وہ قربانی دیں۔

مختلف حلقوں سے مخالفت کے متعلق حضور نے فرمایا کہ جو مخالف شخصیتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں موجود تھیں ان جیسی تو مخالف شخصیتیں بعد میں پیدا ہی نہیں ہو سکیں۔ اور جب اُن "عظیم" شخصیتوں نے انتہائی زور لگانے کے باوجود جماعتِ احمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ ہر مخالفت کے بعد جماعت ترقی ہی کرتی گئی تو اب جو لوگ مخالفت کر رہے ہیں اور جو ان پہلی "عظیم" شخصیتوں کے مقابلے میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے انکی مخالفت ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ دراصل سلسلہ عالیہ احمدیہ تو اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اس کی معاونت بھی اس کے حق میں مفید ہے اور اس کی مخالفت بھی اس کے لئے اکسیر ہی ثابت ہوتی ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا کہ گزشتہ صدی کے آخری ربع میں مسلمانوں کے علماء دو حصّوں میں بٹ گئے تھے۔ ایک حصّہ تو عیسائیت کے آغوش میں چلا گیا اور اس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اپنی زندگیاں ختم کر دیں (اس گروہ کے امام علامہ عماد الدین تھے جو بعد میں پادری عماد الدین کہلائے اور جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ سارے کا سارا ہندوستان (پاک و ہند کا خطّہ) عنقریب عیسائیت کے آغوش میں آجائے گا) دوسرا حصّہ وہ تھا جس نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کی مخالفت کا بیڑہ اُٹھا لیا اور ان میں سے ایک نے تو یہاں تک لاف زنی کر دی کہ مَیں نے ہی اسے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اٹھایا ہے اور مَیں ہی گرا دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس شخص نے گرانا تو کیا تھا جب اس نے دیکھا ہوگا کہ اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیچے گرنے کی بجائے اوپر ہی اوپر گئے ہیں تو اسکی حیرت کی انتہاء نہ رہی ہوگی۔

اس میں کیا شک ہے کہ اگر اوائل احمدیت کے دشمن آج احمدیت کی ترقی کو دیکھیں تو غالباً انہیں اس دنیا میں ایک سانس تک لینا دوبھر ہو جائے لیکن

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ کاروانِ اسلام بڑھتا ہی چلا جائیگا اور اسکی منزل قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔ اے خدا تُو اس چلتی گاڑی کو ہاتھ لگانے کی ہم سب کو سعادت بخش۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کے ساتھ اِس استقبالیہ / الوداعی تقریب کا اختتام فرمایا۔

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس پندرہ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمّل کورس پچیس ۲۵ روپے،

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ وسادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

بواسیر
درد، جلن، مسّے، اخراجِ خون اور قبض و ریاح وغیرہ
"پائلز کیور" (PILES CURE) کے صرف
چار کیپسولز سے جڑ سے ختم۔
تسلی کیلئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل **مفت** حاصل کریں
مکمل کورس ۱۰/-، ڈاک خرچ ۱/۵۰۔ سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
نوٹ:۔ ملتی جلتی پیکنگ اور ملتے جلتے ناموں والی نقلی ادویات
سے بچنے کیلئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں۔
کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائدِ اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

دمہ کا یک روزہ علاج
دمہ کی دوائی ایک ہی دن ۱۵ اکتوبر کو کھلائی جائے گی۔ خواہشمند حضرات خط لکھ کر ہدایات طلب کریں۔
خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد سنگوی
ماہر معالج امراض دمہ و ملغمی کھانسی
شاہی چوک غلام محمد آباد۔ لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۶ روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ ربوہ

الفضل

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج

دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس بیس روپے

زجامِ عشق

طاقت کی لاثانی دوا

قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبّ مفید النساء

بے قاعدگی کا بہترین علاج

پانچ روپے

ہمارا اصول

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

نزینہ اولاد گولیاں

انعامِ خداوندی

قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبّ مسان

سوکھے کی مجرّب دوا

تین روپے

معین الصحت

تلی بھس خرابیٔ جگر اور یرقان کا علاج

پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ